

اِصلاحِ نَفْس اور فکرِ آخرت کا جذبہ بڑھانے والی جامع تحریر

اَيُّهَا الْوَلَدُ

ترجمہ بنام

بیٹے کو نصیحت

مُصَنِّف: حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی

(المتوفّٰی ۵۰۵ھ)



جالی مبارک مزار پاک امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

SC1286

المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

نفس کی اِصلاح اور فکرِ آخرت کا جذبہ بڑھانے والی جامع تحریر

اَيُّهَا الْوَلَد

ترجمہ بنام

بیٹے کو نصیحت

مؤلف:

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا اِمام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی

مُتَرجِمِین: مدنی عُلَما (شعبہ تراجِمِ کتب)

پیش کش: مجلس المدینة العلمیة (دعوتِ اسلامی)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب	:	اَ یُّھَا الْوَلَد
ترجمہ بنام	:	**بیٹے کو نصیحت**
مؤلف	:	حضرت سیّدُ نا اِمام محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی
مترجمین	:	**مدنی عُلما (شعبہ تراجمِ کتب)**
سِن طباعت	:	شوال المکرّم ۱۴۳۱ ھ۔ بمطابق ستمبر 2010ء
قیمت	:	روپے

تصدیق نامہ

تاریخ: ۱۴ شوال المکرّم ۱۴۲۵ ھ　　　　حوالہ نمبر: ۱۶۳

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب "اَیُّھَا الْوَلَد" کے ترجمہ

"بیٹے کو نصیحت"

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کُتُب ورسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے مطالب ومفاہیم کے اعتبار سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کُتُب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

23-09-2010

یادداشت

دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اِشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرما لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ علم میں ترقّی ہوگی۔

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

فہرست

مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
اِس کتاب کو پڑھنے کی نیّتیں	3	اِطاعت وعبادت کی حقیقت	25
اَلْمَدِيْنَةُ الْعِلْمِيَّه کا تعارف	4	بعض باتیں زبان سے بیان نہیں ہوسکتیں	27
پہلے اِسے پڑھ لیجئے	6	سالک کے لئے ضروری باتیں	28
اے محبت کرنے والے! بہت ہی پیارے بیٹے	9	چار ہزار اَحادیث میں سے صرف ایک	28
مہکتا مَہکتا مدنی پھول	9	30 سالہ دورِ طالبِ علمی کا خُلاصہ	29
نصیحت کس پر اَثر نہیں کرتی؟	10	{1}......پہلا فائدہ	29
عِلم پر عمل نہ کرنے کی مثال	11	{2}......دوسرا فائدہ	30
صرف کتابیں جمع کرنا فائدہ مند نہیں	12	{3}......تیسرا فائدہ	30
عمل کے متعلق 5 فرامین باری تعالیٰ	12	{4}......چوتھا فائدہ	31
اِسلام کی بنیاد	13	{5}......پانچواں فائدہ	31
ایمان کسے کہتے ہیں	13	{6}......چھٹا فائدہ	32
اللہ تعالیٰ کی رحمت سے قریب کون؟	14	{7}......ساتواں فائدہ	32
رحمتِ خداوندی	15	{8}......آٹھواں فائدہ	33
جھوٹی اُمید و آس	16	مُرشِد کی اَہمیت وضرورت	34
عقلمند اور اَحمق	16	پیر کامل کا عالم ہونا ضروری ہے	35
حُصولِ عِلم ومطالعہ کا مقصد	17	پیر کامل کے 26 اَوصاف	36
میّت سے 40 سُوالات	18	پیر ومرشد کا ظاہری اِحترام	37
غیر مُفید اور بے فائدہ عِلم	19	پیر ومرشد کا باطنی اِحترام	37
سعادت منداور بدبخت	20	بدعقیدہ لوگوں کی صحبت سے پرہیز	38
ٹھنڈا پانی دیکھ کر غشی	21	تَصَوُّف کی حقیقت	38
صرف حُصولِ عِلم ہی کافی نہیں	21	بندگی کی حقیقت	38
اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ آوازیں	23	تَوَکُّل کی حقیقت	39
فرشتے کی ندا	23	اِخلاص کی حقیقت	39

ریاکاری اوراس کا علاج	39	اُمرا کے تحفے یا شیطان کا وار؟	49
علم پرعمل کی بَرَکت	40	{4 }......چوتھی نصیحت	49
آٹھ اَہم مدنی پھول	41	جن 4 باتوں پرعمل کرنا ہے	50
جن 4 باتوں سے دوری لازم ہے	42	اللہ تعالٰی سے بندے کا معاملہ	50
{1 }......پہلی نصیحت	42	{5 }......پانچویں نصیحت	50
مناظرے کی اِجازت کب ہے؟	42	بندوں سے معاملہ	51
قلبی اَمراض میں مبتلا مریض	42	{6 }......چھٹی نصیحت	51
جاہل مریضوں کی 4 اَقسام	43	عِلم ومُطالعہ کی نوعیت	51
(۱)......پہلا مریض (حسد کا شکار)	43	{7 }......ساتویں نصیحت	51
(۲)......دوسرا مریض (حماقت کا شکار)	44	نجات کا مدنی نسخہ	51
(۳)......تیسرا مریض (کم عقلی کا شکار)	44	دلوں اور نیتوں پر نظر	52
(۴)......چوتھا مریض (نصیحت کا طلبگار)	45	کتنا علم فرض ہے؟	52
وعظ وبیان کی حقیقت	45	حرص وطمع سے دوری	53
{2 }......دوسری نصیحت	45	{8 }......آٹھویں نصیحت	53
وعظ ونصیحت میں دو باتوں سے پرہیز	46	دعائے خاص	54
اُمرا سے میل جول کا نقصان	49	ماٰخذ ومراجع	56
{3 }......تیسری نصیحت	49	اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ کی کُتُب کا تعارف	57



تعریف اور سعادت

حضرت سیِّدُنا امام عبداللہ بن عمر بیضاوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی (متوفی ۶۸۵ھ) اِرشاد فرماتے ہیں کہ ''جوشخص اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فرمانبرداری کرتا ہے دُنیا میں اس کی تعریفیں ہوتی ہیں اور آخرت میں سعادت مندی سے سرفراز ہوگا۔''

(تفسیر البیضاوی، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۷۱، ج ۴، ص ۳۸۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

''نصیحت قبول کرو'' کے 12 حروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ''12 نیّتیں''

فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ''نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔'' (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بِغیر اچھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
﴿۲﴾ جتنی اچھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

{۱} ہر بار حمد و {۲} صلوٰۃ اور {۳} تعوُّذ و {۴} تَسمِیّہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صَفْحَہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ {۵} رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخِر مطالَعہ کروں گا۔ {۶} حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضُو اور قِبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا۔ {۷} جہاں جہاں ''اللّٰہ'' کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور {۸} جہاں جہاں ''سرکار'' کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھوں گا۔ {۹} دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ {۱۰} (اپنے ذاتی نسخے پر) عندالضرورت خاص خاص مقامات انڈر لائن کروں گا۔ {۱۱} اس حدیثِ پاک ''تَھَادَوْا تَحَابُّوْا'' ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔'' (مؤطا امام مالك، ج۲، ص۴۰۷، الحدیث: ۱۷۳۱) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا۔ {۱۲} کتابت وغیرہ میں شَرْعی غَلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطّلع کروں گا۔

(مصنّف یا ناشِرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

المدینة العلمیة

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ
مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ

الحمد للّٰہ علٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اِشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے۔ اِن تمام اُمور کو بحسن خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدَّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس **"المدینة العلمیة"** بھی ہے جو **دعوتِ اسلامی** کے عُلما و مُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام پر مشتمل ہے۔ جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اِشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کتبِ اعلیٰ حضرت (۲) شعبۂ درسی کُتُب
(۳) شعبۂ اِصلاحی کُتُب (۴) شعبۂ تراجمِ کُتُب
(۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب (۶) شعبۂ تخریج

"المدینة العلمیة" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلَّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولٰینا الحاج الحافظ القاری شاہ اِمام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق

حتَّی الْوَسع سَہل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اِشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ''**دعوتِ اسلامی**'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''**المدینۃ العلمیہ**'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

(آمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)



رمضان المبارک ۱۴۲۵ ھ



پہلے اسے پڑھ لیجئے!

علم دین کا حصول بے شک بہت بڑی سعادت اور افضل عبادت ہے قرآن مجید فرقان حمید نے اہل علم کی فضیلت میں ارشاد فرمایا:

یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْۙ وَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍؕ (پ۲۸، مجادلہ: ۱۱)

ترجمہ کنزالایمان: اللہ تمہارے ایمان والوں کے اوران کے جن کوعلم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔

حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ ''عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی میری فضیلت تمہارے ادنٰی پر۔''(1)

ایک اور مقام پر اِرشاد فرمایا: ''ایک فَقِیہ (عالم) ہزار عابدوں سے زیادہ شیطان پر بھاری ہے۔''(2)

لیکن علم وہی فائدہ مند ہے جس سے نفع اٹھایا جاسکے اس لئے کہ نبیٔ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بے فائدہ علم سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگی ہے۔ چنانچہ،

پیارے مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یوں دعا مانگا کرتے: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّایَنْفَعُ. یعنی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں ایسے علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو فائدہ نہ دے۔''(3)

لہٰذا وہی علم حاصل کیا جائے جو دنیا و آخرت میں نافع ہو اور جس علم سے کوئی فائدہ نہ پہنچے اس سے کنارہ کشی اِختیار کرلی جائے۔ حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُنا اِمام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی سے ان کے ایک شاگرد نے اس بارے میں مکتوب کے ذریعے اِستفسار کیا اور ساتھ میں کچھ نصیحتوں کا بھی طالب ہوا۔ چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواباً

......سنن الترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقه، الحدیث: ٢٦٩٤، ج٤، ص٣١٤.

......سنن الترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقه، الحدیث: ٢٦٩٠، ج٤، ص٣١٢.

......صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب التعوذ من شر، الحدیث: ٢٧٢٢، ص ١٤٥٧.

رسالہ نما مکتوب تحریر فرمایا جو ''اَیُّھَا الْوَلَد'' کے نام سے مشہور ہوا۔ اس مکتوب میں حضرت سیِّدُنا اِمام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی نے ایک شفیق باپ کی طرح اپنے روحانی بیٹے کو نصیحتیں اِرشاد فرمائی ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یہ مختصر مکتوب گویا تصوف کا مختصر وجامع نصاب ہے۔ کامل توجہ کے ساتھ اس کا پڑھنا بلکہ بار بار پڑھنے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دل میں مدنی اِنقلاب برپا ہوگا۔ حضرت سیِّدُنا اِمام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کا لکھا ہوا ایک ایک جملہ تاثیر کا تیر بن کر دل میں اترتا محسوس ہوگا۔

کامیابی ونجات حاصل کرنے کے لئے حضرت سیِّدُنا اِمام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی نے تزکیہ نفس اور اِصلاح اَعمال پر کافی زور دیا ہے اور مرشدِ کامل کی ضرورت کو اس کے لئے لازمی قرار دیا ہے۔ جبکہ صرف حُصُولِ علم ہی کو سب کچھ سمجھ لینے والوں کو سخت تنبیہ فرمائی ہے۔ مثلاً اس ملفوظ پر غور فرمائیں تو دل کی کیفیات بدلتی نظر آئیں گی۔ چنانچہ،

ارشاد فرمایا: ''جو علم آج تجھے گناہوں سے دور نہیں کر سکا اور اللہ تعالٰی کی اِطاعت و عبادت کا شوق پیدا نہ کر سکا تو یاد رکھ یہ کل قیامت میں تجھے جہنم کی آگ سے بھی نہ بچا سکے گا۔''

لہٰذا ہر مسلمان کو خصوصاً طلبا کو چاہئے کہ اول تا آخر یہ رسالہ مکمل پڑھ لیں۔ مجلس المدینۃ العلمیہ نے شعبہ تراجم کتب کو اس کے اردو ترجمہ کی ذمہ داری سونپی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اس کا اُردو ترجمہ بنام ''**بیٹے کو نصیحت**'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس ترجمہ میں جو بھی خوبیاں ہیں وہ یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عطاؤں، اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی عنایتوں اور شیخ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار قادری** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی پُرخلوص دعاؤں کا نتیجہ ہے اور جو خامیاں ہیں ان میں ہماری کوتاہ فہمی کا دخل ہے۔

ترجمہ کے لئے دَارُ الْفِکْر بیروت کا نسخہ (مطبوعہ ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء) اِستعمال کیا گیا ہے اور ترجمہ کرتے ہوئے ان اُمور کا خاص خیال رکھا گیا ہے:

☆ ......سلیس اور بامحاورہ ترجمہ کیا گیا ہے تاکہ کم پڑھے لکھے اسلامی بھائی بھی سمجھ سکیں۔

☆ ......آیاتِ مبارکہ کا ترجمہ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت، شاہ امام **احمد رضا خان** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے ترجمۂ قرآن **''کنزالایمان''** سے لیا گیا ہے۔

☆ ......آیاتِ مبارکہ کے حوالے کا بھی اہتمام کیا گیا ہے اور حَتَّی الْمَقْدُوْر اَحادیثِ طیبہ و واقعات کی تخریج بھی کی گئی ہے۔

☆ ......بعض مقامات پر حواشی مع التخریج کا اِلتزام کیا گیا ہے۔

☆ ......موقع کی مناسبت سے جگہ بہ جگہ عنوانات قائم کئے گئے ہیں۔

☆ ......نیز مشکل اَلفاظ کے معانی ہلالین (......) میں لکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

☆ ......علاماتِ ترقیم (رُموزِ اوقاف) کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہمیں **''اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش''** کرنے کے لئے **مدنی اِنعامات** پر عمل اور **مدنی قافلوں** میں سفر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول مجلس المدینۃ العلمیۃ کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔

(آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

شعبہ تراجِم کتب (مجلس المدینۃ العلمیۃ)



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اے محبت کرنے والے! بہت ہی پیارے بیٹے!

اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اپنی اِطاعت میں لمبی عمر عطا فرمائے اور اپنے پیاروں کے راستے پر چلنا نصیب فرمائے۔ یہ بات ذہن نشین کرلو!

نصیحت کے مہکتے پھول تو سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَحادیث وسنّت سے حاصل ہوتے ہیں۔ اگر تمہیں رسولِ اَکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ سے فیضانِ نصیحت حاصل ہو چکا ہے تو پھر میری کسی نصیحت کی ضرورت نہیں اور اگر بارگاہِ مصطفٰی سے نصیحت نہیں پہنچی تو یہ بتاؤ تم نے گزرے اَیّام میں کیا حاصل کیا؟

مَہکتا مَہکتا مدنی پھول

اے پیارے بیٹے!

حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی امّت کو جو نصیحتیں اِرشاد فرمائیں اُن میں سے ایک مہکتا مدنی پھول یہ ہے: ''عَلَامَۃُ اِعْرَاضِ اللّٰہِ تَعَالٰی عَنِ الْعَبْدِ اِشْتِغَالُہٗ بِمَالَایَعْنِیْہِ وَ اِنَّ امْرَأً ذَھَبَتْ سَاعَۃٌ مِّنْ عُمُرِہٖ فِیْ غَیْرِ مَاخُلِقَ لَہٗ لَجَدِیْرٌ اَنْ تَطُوْلَ عَلَیْہِ حَسْرَتُہٗ وَمَنْ جَاوَزَ الْاَرْبَعِیْنَ وَلَمْ یَغْلِبْ عَلَیْہِ خَیْرُہٗ شَرَّہٗ فَلْیَتَجَھَّزْ اِلَی النَّارِ یعنی: بندے کا غیر مفید کاموں میں مشغول ہونا اس بات کی علامت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس سے اپنی نظرِ عنایت پھیر لی ہے اور جس مقصد کے لئے بندے کو پیدا کیا گیا ہے اگر اس کی زندگی کا ایک لمحہ بھی اس کے علاوہ گزر گیا تو وہ اس بات کا حقدار ہے کہ اس کی حسرت طویل ہوجائے اور جس کی عمر 40 سال سے زیادہ ہوجائے اور

اِس کے باوجود اُس کی برائیوں پر اُس کی اچھائیاں غالب نہ ہوں تو اُسے جہنّم کی آگ میں جانے کے لئے تیار رہنا چاہیے۔'' (1)

سمجھدار اور عقلمند کے لئے اتنی ہی نصیحت کافی ہے۔

نصیحت کس پر اَثر نہیں کرتی؟

اے لختِ جگر!

نصیحت کرنا تو بہت آسان ہے...... مگر اس کو قبول کرنا (یعنی اس پر عمل کرنا) بہت ہی مشکل ہے...... کیونکہ جن لوگوں کے دلوں میں دنیاوی لذّات اور نفسانی خواہشات کا غلَبہ ہو، ان کو نصیحت و بھلائی کی باتیں کڑوی لگتی ہیں...... بالخصوص اُس رسمی طالب علم کو نصیحت زیادہ کڑوی لگتی ہے جو اپنی واہ واہ چاہنے اور دنیاوی شہرت کے حصول میں مگن ہو...... کیونکہ وہ اس گمانِ فاسد میں مُبتلا ہوتا ہے کہ ''اسے کامیابی اور آخرت میں نجات کے لئے صرف علم ہی کافی ہے اور عمل کی کوئی ضرورت نہیں''...... حالانکہ یہ تو فلسفیوں کا نظریہ ہے...... اور یہ شخص اِتنا بھی نہیں جانتا کہ علم حاصل کرنے کے بعد اس پر عمل نہ کرنا آخرت میں شدید پکڑ کا باعث ہوگا۔ جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''اَشَدُّ النَّاسِ عَذَاباً یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَالِمٌ لَایَنْفَعُہُ اللّٰہُ بِعِلْمِہٖ یعنی: قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب اُس عالم کو ہوگا جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس کے علم کے سبب کوئی فائدہ نہ پہنچایا۔'' (2)

سیِّدُ الطَّائِفہ حضرت سیِّدُنا جنید بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی کو بعدِ وصال کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا: ''اے ابوالقاسم! کچھ اِرشاد فرمایئے (بعدِ وفات کیا بیتی؟)۔'' فرمایا:

(1)...... تفسیر روح البیان، سورۂ بقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۳۲، ج ۱، ص ۳۶۳.

(2)...... شعب الایمان للبیھقی، باب فی نشر العلم، الحدیث: ۱۷۷۸، ج ۲، ص ۲۸۵.

’’علمی اَبحاث اور علمی نِکات کی باریکیاں کام نہ آئیں مگر رات (کی تنہائی) میں ادا کی جانے والی چند رکعتوں نے خوب فائدہ پہنچایا۔‘‘

عِلم پر عمل نہ کرنے کی مثال

اے نُورِ نظر!

نیک اَعمال اور باطنی کمالات سے خالی نہ رہنا (بلکہ ظاہر و باطن کو اَخلاقِ حَسَنہ سے مُزیّن و آراستہ کرنا)......اور یقین رکھو کہ (عمل کے بغیر) صرف علم ہی (بروزِ حشر) تیرے کام نہ آئے گا ......جیسا کہ ایک شخص جنگل میں ہو اور اس کے پاس دیگر ہتھیاروں کے علاوہ 10 ہندی تلواریں بھی ہوں......اور وہ ان کو اِستعمال کرنے میں مہارت بھی رکھتا ہو......ساتھ ہی ساتھ وہ بہادر بھی ہو......ایسے میں اَچانک ایک مہیب اور خوفناک شیر اس پر حملہ کر دے ......تو تمہارا کیا خیال ہے کہ اِستعمال کئے بغیر صرف ان ہتھیاروں کی موجودگی اُسے اِس مصیبت سے بچا سکتی ہے؟......یقیناً تم اچھی طرح جانتے ہو کہ ان ہتھیاروں کو اِستعمال میں لائے بغیر اس حملے سے نہیں بچا جا سکتا......پس یاد رکھو کہ اگر کوئی شخص ایک لاکھ علمی مسائل پڑھ کر ان کو اچھی طرح جان لے مگر عمل نہ کرے تو وہ مسائل اسے کچھ نفع نہ دیں گے ......اس بات کو یوں بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ اگر کوئی شخص بیمار ہو......اسے گرمی اور صَفرا (ایک قسم کا مرض) کی شکایت ہو اور اسے معلوم ہو کہ اس کا علاج سِکَنْجَبِین (سِ۔کَنْج۔بِین: سرکہ یا نیبو کے عرق کا پکا ہوا شربت) اور کَشْکَاب (جو کا پانی) کے اِستعمال کرنے میں ہے تو انہیں اِستعمال کئے بغیر (صرف ان کی موجودگی سے) اس کا مرض کس طرح ختم ہو سکتا ہے؟



صرف کتابیں جمع کرنا فائدہ مند نہیں

پیارے بیٹے!

اگرتم 100 سال تک حُصولِ علم میں مصروف رہو اور ایک ہزار کتابیں جمع کرلو تب بھی عمل کے بغیر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کے مستحق نہیں بن سکتے۔

عمل کے متعلق 5 فرامین باری تعالیٰ:

{1}

وَ اَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿۳۹﴾ (پ۲۷،النّجم:۳۹)

ترجَمۂ کنزُالایمان: اور یہ کہ آدمی نہ پائے گا مگر اپنی کوشش۔

{2}

فَمَنْ كَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا (پ۱۶،الکھف:۱۱۰)

ترجَمۂ کنزُالایمان: تو جسے اپنے ربّ سے ملنے کی امید ہو اسے چاہئے کہ نیک کام کرے۔

{3}

جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾ (پ۱۰،التوبہ:۸۲)

ترجَمۂ کنزُالایمان: بدلہ اس کا جو کماتے تھے۔

{4}

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿۱۰۷﴾ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا لَا یَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾ (پ۱۶،الکھف:۱۰۷،۱۰۸)

ترجَمۂ کنزُالایمان: بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے فردوس کے باغ ان کی مہمانی ہے وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے ان سے جگہ بدلنا نہ چاہیں گے۔

{5}

اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا ترجَمۂ کنزُ الایمان: مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے۔ (پ ١٩،الفرقان: ٧٠)

اِسلام کی بنیاد

اور مذکورہ آیات مبارکہ کے علاوہ اس حدیثِ پاک کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ (کیا اب بھی تجھے عمل کی ترغیب نہیں ملے گی؟)

بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَ حَجِّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا یعنی: اِسلام کی بنیاد 5 چیزوں پر ہے۔اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد (صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے رسول ہیں۔نماز قائم کرنا۔زکوٰۃ ادا کرنا۔رمضان کے روزے رکھنا اور جسے اِستطاعت ہو اس کا بیت اللہ کا حج کرنا۔ (1)

ایمان کسے کہتے ہیں

اَلْاِيْمَانُ قَوْلٌ بِاللِّسَانِ وَ تَصْدِيْقٌ بِالْجَنَانِ وَعَمَلٌ بِالْاَرْكَانِ یعنی: ایمان زبان سے اِقرار، دل سے تصدیق اور اَرکانِ (اِسلام) پر عمل کرنے کا نام ہے۔ (2)

......صحیح البخاری، کتاب الایمان ،باب دعاؤ کم ایمانکم،الحدیث:٨،ج١،ص١٤.

......شارحِ بخاری فقیہِ اعظم ہند حضرت علامہ مفتی شریف الحق اَمجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی تحریر کا خلاصہ ہے: ایمان کے سلسلے میں کثیر اِختلافات ہیں۔اَعمال واَقوال اِیمان کے جز ہیں یا نہیں؟ (حضرت سیِّدُنا) اِمام مالک، اِمام شافعی، اِمام اَحمد بن حنبل اور جمہور محدثین (رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن) اَعمال واَقوال کو اِیمان کا جز مانتے ہیں اور (حضرتِ سیِّدُنا) اِمام اَعظم و جمہور متکلمین و محققین محدثین (رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن) اَعمال واَقوال کو ایمان کا جز نہیں مانتے۔صحیح وراجح یہی ہے کہ اَعمال واَقوال اِیمان کے جز نہیں۔(نزھۃ القاری شرح صحیح البخاری، ج١،ص٢٣٦،ملخصًا) اس کے دلائل جاننے کے لئے "نزہۃ القاری" کے اسی مقام کا مطالعہ فرمالیجئے۔......

اللّٰہ تعالٰی کی رحمت سے قریب کون؟

نیک اَعمال کی اَہمیت اور فضیلت کے متعلق (قرآن وحدیث میں موجود) دلائل کو شمار نہیں کیا جاسکتا......اگر بندہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے جنت تک پہنچ گیا تو یہ اس کے اِطاعت وعبادت بجالانے کے بعد ہوگا...... کیونکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت اس کے نیک بندوں کے قریب ہوتی ہے۔

اور اگر یہ کہا جائے کہ بندے کا صاحبِ ایمان ہونا ہی جنّت میں داخلے کے لئے کافی ہے...... (اور عمل کی ضرورت نہیں) تو ہم کہیں گے کہ آپ کا کہنا درست ہے...... مگر اسے جنت میں جانا کب نصیب ہوگا؟......وہاں تک پہنچنے کے لئے کافی دشوار گزار گھاٹیوں اور پُر خار وادیوں کا سامنا کرنا پڑے گا......سب سے پہلا مرحلہ تو اِیمان کی گھاٹی سے بحفاظت

......نیز مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 612 صفحات پر مشتمل کتاب ''کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب'' کے صفحہ:39 تا 40 پر قبلہ امیر اہلسنّت، شیخِ طریقت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار قادری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تحریر فرماتے ہیں: ایمان لغت میں تصدیق کرنے (یعنی سچا ماننے) کو کہتے ہیں۔ (تفسیر قرطبی، ج ١، ص ١٤٧) اِیمان کا دوسرا لغوی معنی ہے: اَمن دینا۔ چونکہ مومن اَچھے عقیدے اِختیار کر کے اپنے آپ کو دائمی یعنی ہمیشہ والے عذاب سے اَمن دے دیتا ہے اس لئے اَچھے عقیدوں کے اِختیار کرنے کو ایمان کہتے ہیں۔ (تفسیر نعیمی، ج ١، ص ٨) اور اِصطلاحِ شرع میں اِیمان کے معنی ہیں: ''سچے دل سے ان سب باتوں کی تصدیق کرے جو ضروریاتِ دین سے ہیں۔'' (ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ١، ص ٩٢) اور اعلیٰ حضرت اِمام اَحمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہر بات میں سچا جانے۔ حضور کی حقانیت کو صدقِ دل سے ماننا اِیمان ہے جو اس کا مُقِر (یعنی اِقرار کرنے والا) ہو اسے مسلمان جانیں گے جبکہ اس کے کسی قول یا فعل یا حال میں اللّٰہ ورسول (عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا اِنکار یا تکذیب (یعنی جھٹلانا) یا توہین نہ پائی جائے۔

(فتاوی رضویہ، ج ٢٩، ص ٢٥٤، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

گزرنا ہے...... کیا خبر بندہ اِیمان سلامت لے جانے میں کامیاب ہوتا بھی ہے یا نہیں؟[1] ......(اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا اِیمان سلامت رکھے۔اٰمین)......اور اگر (کامیاب ہوکر) جنت میں داخل ہو بھی گیا تو پھر بھی مفلس جنّتی ہوگا...... چنانچہ،

حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا: ''اے میرے بندو! میری رحمت سے جنّت میں داخل ہو جاؤ اور اسے اپنے اَعمال کے مطابق تقسیم کرلو۔''

رحمتِ خداوندی

اے لختِ جگر!

عمل کروگے تو اَجر وثواب پاؤ گے...... منقول ہے کہ بنی اِسرائیل کے ایک عابد نے 70 سال تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی۔ ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ نے اس کی شان وعظمت فرشتوں پر ظاہر کرنے کا اِرادہ فرمایا تو اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجا تاکہ اسے یہ بتائے کہ اس قدر زہد وعبادت کے باوجود وہ جنت کا مستحق نہیں۔ چنانچہ، فرشتے نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پیغام پہنچایا تو اس نیک شخص نے جواب دیا: ''ہمیں تو عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اس لئے ہمیں عبادت ہی کرنا چاہئے۔'' (اب یہ خالق ومالک عَزَّوَجَلَّ کی مرضی ہے کہ محض اپنے کرم سے داخل جنت فرمادے یا عدل کرتے ہوئے جہنّم میں جھونک دے) جب فرشتہ ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہِ عزّت میں حاضر ہوا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پوچھا: ''میرے بندے نے کیا جواب دیا؟'' عرض کی: ''اے تمام جہانوں کے پروردگار! تو اپنے بندے کے جواب کو

[1] ......اِیمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا ذہن بنانے کی خاطر مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 472 صفحات پر مشتمل کتاب ''بیاناتِ عطاریہ'' میں شامل رسالہ ''برے خاتمے کے اَسباب'' صفحہ 107 تا 146 کا مطالعہ فرمالیجئے۔

خوب جانتا ہے۔'' تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِرشاد فرمایا: ''جب میرا بندہ میری عبادت سے جی نہیں چُراتا تو میری شانِ کریمی کا تقاضا ہے کہ میں بھی اس سے نظرِ رحمت نہ پھیروں۔ اے فرشتو! گواہ رہو! میں نے اس کی مغفرت فرما دی۔''

حضورِ انور، نُوْرِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''حَاسِبُوْا اَنْفُسَکُمْ قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا وَ زِنُوْا اَعْمَالَکُمْ قَبْلَ اَنْ تُوْزَنُوْا یعنی: اس سے پہلے کہ تمہارا حساب ہو اپنا حساب خود کرلو اور اپنے اَعمال کا وزن کرلو قبل اس کے کہ انہیں تولا جائے۔'' (1)

جھوٹی اُمید و آس

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم اِرشاد فرماتے ہیں: ''جو شخص یہ گمان رکھتا ہے کہ نیک اَعمال اپنائے بغیر جنت میں داخل ہوگا وہ جھوٹی اُمید و آس کا شکار ہے اور جس نے یہ خیال کیا کہ نیک اَعمال کی بھرپور کوشش سے ہی جنت میں داخل ہوگا تو گویا وہ خود کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے مستغنی و بے پرواہ سمجھ بیٹھا ہے۔'' (2)

حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: ''اچھے اَعمال کے بغیر جنت کی طلب گناہ سے کم نہیں۔'' (3)

اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ہی ارشادِ گرامی ہے کہ ''حقیقی بندگی کی علامت یہ ہے کہ بندہ عمل نہ چھوڑے بلکہ عمل کو اچھا سمجھنا چھوڑ دے۔''

عقلمند اور احمق

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:

(1) ......سنن الترمذی، کتاب صفة القیامة، باب (ت ۹۰)، الحدیث: ۲٤٦۷، ج٤، ص۲۰۸.

(2) ......تفسیر روح البیان، سورۂ بقرة، تحت الایة: ۲٤٦، ج۱، ص۳۸۳.

(3) ......تفسیر روح البیان، سورۂ رعد، تحت الایة: ۲٤٦، ج٤، ص۳۸۸.

''اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَہٗ وَعَمِلَ لِمَابَعْدَالْمَوْتِ وَ الْاَحْمَقُ مَنِ اتَّبَعَ نَفْسَہٗ ھَوَاھَاوَتَمَنّٰی عَلَی اللّٰہِ
یعنی: عقل منداور سمجھدار وہ ہے جو اپنے نفس کا مُحاسبہ کرے اور موت کے بعد والی زندگی کے لئے عمل کرے اور اَحمق و نادان وہ ہے جو نفسانی خواہشات کی پیروی کرے اور (نفسانی خواہشات و ممنوعات کو ترک کئے بغیر) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے عفوو درگزر اور جنت کی اُمید رکھے۔'' (1)

حُصولِ عِلم و مطالعہ کا مقصد

اے پیارے بیٹے!

تم کتنی ہی راتیں جاگ کر حُصولِ علم میں مشغول و مصروف رہے......اور (اس کُتُب بینی کے شوق میں) اپنے اوپر نیند کو حرام کئے رکھا......میں نہیں جانتا کہ تمہاری اس محنت و مشقت کا سبب کیا تھا؟......اگر تمہاری نیت دنیوی ساز وسامان اور مال و دولت حاصل کرنے......دنیوی منصب اور عہدے پانے......اور ہم عصر لوگوں پر اپنی برتری اور بڑائی ظاہر کرنے کی تھی تو (کان کھول کر سُن لو!) تمہارے لئے ہلاکت و بربادی ہے......اور اگر ان شب بیداریوں میں تمہاری نیت یہ تھی کہ تم اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیب لبیب صلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری شریعت کا پیغام عام کرو گے......اپنے کردار واَخلاق کو سنّتوں کے سانچے میں ڈھالو گے......اور ہمیشہ برائی کی طرف بُلانے والے نفس اَمّارہ کی شرارتوں سے بچنے کی بھرپور کوشش کرو گے تو تمہیں مُبارک ہو......اور سعادت مندی نصیب ہو۔

کسی شاعر نے سچ ہی کہا ہے:

سَھَرُ الْعُیُوْنِ لِغَیْرِوَجْھِکَ ضَائِعٌ　　وَبُکَاؤُھُنَّ لِغَیْرِفَقْدِکَ بَاطِلٌ

ترجمہ: تیرے رُخِ زیبا کے دیدار کے علاوہ کسی غیر کے لئے ان آنکھوں کا جاگتے رہنا بیکار رہے اور تیرے علاوہ کسی اور کے فِراق میں ان کا رونا باطل وعبث ہے۔

......سنن الترمذی، کتاب صفة القیامة، باب(ت ٩٠)، الحدیث:٢٤٦٧، ج٤، ص٢٠٨.

اے نورِ نظر!

عِشْ مَا شِئْتَ فَاِنَّكَ مَيِّتٌ وَ أَحْبِبْ مَا شِئْتَ فَاِنَّكَ مُفَارِقُهُ وَ اعْمَلْ مَا شِئْتَ فَاِنَّكَ تُجْزٰی بِہٖ یعنی: جیسے چاہے زندگی گزارو آخر کار تمہیں مرنا ہے......جس سے چاہو محبت کرو ایک نہ ایک دن تم اس سے جدا ہو جاؤ گے......اور جیسا چاہے عمل کرو بالآخر اس کا بدلہ ضرور دیئے جاؤ گے۔

اے لختِ جگر!

علمِ کلام ومُناظَرہ، علمِ طبّ، علمِ دَواوین واَشعار، علمِ نُجُوم وعُروض، علمِ نَحْو وصَرْف (جن کے حاصل کرنے کا مقصد اگر دنیوی شُہرت کا حُصُول اور لوگوں پر اپنی بڑائی وبرتری کا اِظہار تھا) تو سوائے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی میں اپنی عُمر کا قیمتی وقت ضائع کرنے کے تیرے ہاتھ کیا آیا؟

مَیِّت سے 40 سُوالات

میں نے اِنجیلِ مُقدّس میں یہ لکھا ہوا پایا کہ حضرتِ سیِّدُ نا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اِرشاد فرمایا: مَیِّت کو چار پائی پر رکھ کر قبر تک لانے کے دوران اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَیِّت سے **40** سُوالات کرتا ہے......ان میں سے پہلا سُوال یہ ہوتا ہے: ''اے میرے بندے! لوگوں کو حسین وجمیل نظر آنے کے لئے برسوں تُو خود کو سنوارتا رہا لیکن جس چیز (یعنی دل) پر میری نظر (رحمت) ہوتی ہے اسے تُو نے ایک لمحہ بھی پاک وصاف نہ کیا۔''

(اے انسان!) ہر روز اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تیرے دل پر نظرِ کرم فرماتا ہے اور اِرشاد فرماتا ہے: ''تو میرے غیر کی خاطر کیا کچھ کر گزرتا ہے......حالانکہ تجھے میری نعمتوں نے گھیر رکھا ہے (پھر بھی میری فرمانبرداری کی طرف مائل نہیں ہوتا؟)......کیا تو بہرہ ہو چکا ہے؟......کیا تجھے کچھ سنائی نہیں دیتا؟''

غیر مُفید اور بے فائدہ عِلم

اے پیارے بیٹے!

عمل کے بغیر علم پاگل پن اور دیوانگی سے کم نہیں اور علم کے بغیر عمل کی کچھ حیثیت نہیں[1]۔ ......(اس بات کو گرہ سے باندھ لو! کہ) جو علم آج تمہیں گناہوں سے دُور کر سکا نہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت (وعبادت) کا شوق پیدا کر سکا یہ کل قیامت میں تمہیں جہنم کی (بھڑکتی ہوئی) آگ سے بھی نہیں بچا سکے گا......اگر آج تم نے نیک عمل نہ کیا اور (سنّتوں کو اپنا کر) گزرے ہوئے وقت کا تدارُک نہ کیا، تو کل قیامت میں تمہاری ایک ہی پُکار ہو گی:

فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا (پ ۲۱، السّجده: ۱۲) ترجمۂ کنزُالایمان: ہمیں پھر بھیج کہ نیک عمل کریں۔

تو تجھے جواب دیا جائے گا: ''اے اَحمق و نادان! تُو وہیں سے تو آرہا ہے۔''

---

[1]......بغیر علم کے نہ صرف یہ کہ عبادات عموماً درست طریقہ پر ادا ہونے سے رہ جاتی ہیں بلکہ بسا اَوقات بندہ سخت گنہگار ہوتا ہے۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے **مکتبۃ المدینہ** کی مطبوعہ **651** صَفحات پر مشتمل کتاب **''ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت''** صفحہ **355** پر مجددِ اعظم، امامِ اہلسنّت حضرت سیِّدُنا اعلیٰ حضرت امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن (متوفی ۱۳۴۰ھ) فرماتے ہیں: ''حدیث میں اِرشاد ہوا: اَلْمُتَعَبِّدُ بِغَیْرِ فِقْہٍ کَالْحِمَارِ فِی الطَّاحُوْن (بغیر فقہ کے عابد بننے والا ایسا ہے جیسے چکی میں گدھا)۔ (کنز العمال، کتاب العلم، الباب الاول فی الترغیب فیه، الحدیث: ۲۸۷۰۵، ج ۵، الجزء العاشر، ص ۶۱) بغیر فقہ کے عابد بننے والا (فرمایا)، عابد نہ فرمایا بلکہ عابد بننے والا فرمایا یعنی بغیر فقہ کے عبادت ہو ہی نہیں سکتی، جو (بغیر فقہ کے) عابد بنتا ہے وہ ایسا ہے جیسے چکی میں گدھا کہ محنت شاقہ کرے اور حاصل کچھ نہیں۔''

نیز فقیہِ ملّت، حضرتِ علامہ مفتی جلال الدین اَحمد اَمجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی (متوفی ۱۴۲۲ھ) اس حدیث پاک کے تحت یوں تحریر فرماتے ہیں: ''مطلب یہ ہے کہ جیسے پہلے زمانہ میں آٹا کی چکی کو گدھا چلایا کرتا تھا مگر آٹا کھانے کے لئے اس کو نہیں ملتا تھا ایسے ہی بغیر فقہ یعنی مسائل شرعیہ کی رعایت کے بغیر جو عبادت کی مشقت اٹھاتا ہے اسے کچھ ثواب نہیں ملتا۔'' (علم اور عُلما، ص ۵۸)

اے لختِ جگر!

روح میں ہمت پیدا کرو...... نفس کے خلاف جہاد کرو...... اور موت کو اپنے قریب تر جان...... کیونکہ تمہاری منزل قبر ہے......اور قبرستان والے ہر لمحہ تمہارے اِنتظار میں ہیں کہ تم کب ان کے پاس پہنچو گے؟......خبردار! خبردار! بغیر زادِراہ کے ان کے پاس جانے سے ڈرو۔

سعادت منداور بدبخت

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اِرشاد فرماتے ہیں: ''یہ جسم پرندوں (یعنی ایسی سعادت مند روحوں) کے لئے پنجرے ہیں (جو ہر لمحہ عالمِ بالا کی جانب پرواز کے لئے بیتاب رہتی ہیں) یا یہ جسم جانوروں (یعنی ایسی روحوں) کے لئے اَصطبل ہیں (جو نیک اَعمال سے دور ہیں)۔''

پس اپنی ذات میں غور کرو کہ ان دونوں میں سے تمہارا تعلق کس کے ساتھ ہے؟...... اگر تم عالَمِ بالا کی جانب پرواز کے لئے بیتاب پرندوں میں سے ہو تو جب (موت کے وقت) یہ مَسحُور وخوش کُن آواز سنو:

اِرْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ (پ ۳۰،الفجر:۲۸) ترجمۂ کنزُالایمان: اپنے ربّ کی طرف واپس ہو۔

تو فوراً بلندیوں کی طرف پرواز کرکرتے ہوئے جنت کے اعلیٰ مقام پر جا پہنچنا۔ چنانچہ،

رحمتِ عالمیان، سردارِ دوجہاں صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''اِھْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذ یعنی: سعد بن معاذ کی موت سے عرشِ رحمٰن (فرحت وشادمانی سے) جھوم اُٹھا۔'' (1)

اور مَعَاذَ اللّٰہ اگر تمہارا شُمار جانوروں میں ہو جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

---

(1)......صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب مناقب سعد بن مُعاذ، الحدیث:۳۸۰۳، ج۲، ص۵٦۰۔

اُولٰٓئِکَ کَالۡاَنۡعَامِ بَلۡ ہُمۡ اَضَلُّ ؕ (پ۹،الاعراف:۱۷۹) ترجمہ کنزُالایمان: وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ اُن سے بڑھ کر گمراہ۔

تو ایسی صورت میں اس دنیا سے سیدھا جہنّم کی آگ میں جانے سے بے خوف نہ ہونا۔''

ٹھنڈا پانی دیکھ کر غشی

ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی خدمت میں ٹھنڈا پانی پیش کیا گیا۔ پیالہ ہاتھ میں لیتے ہی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر غشی طاری ہوگئی اور پیالہ دستِ مبارک سے نیچے گر گیا۔ جب کچھ دیر بعد اِفاقہ ہوا تو لوگوں نے پوچھا: ''اے ابُوسعید! آپ کو کیا ہو گیا تھا؟'' فرمایا: ''مجھے دوزخ والوں کی وہ اِلتجائیں یاد آ گئیں جو وہ جنت والوں سے کریں گے:

اَنۡ اَفِیۡضُوۡا عَلَیۡنَا مِنَ الۡمَآءِ اَوۡ مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ ؕ (پ۸،الاعراف:۵۰) ترجمہ کنزُالایمان: کہ ہمیں اپنے پانی کا کچھ فیض دو یا اُس کھانے کا جو اللہ نے تمہیں دیا۔ (1)

صرف حُصُولِ عِلم ہی کافی نہیں

اے پیارے بیٹے!

اگر صرف علم حاصل کرنا ہی کافی ہوتا اور اس پر عمل کی ضرورت نہ ہوتی تو صبحِ صادق کے وقت منادی کا یہ اعلان بے فائدہ ہوتا: ''ھَلْ مِنْ سَائِلٍ؟ ھَلْ مِنْ تَائِبٍ؟ ھَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ؟ یعنی: ہے کوئی اپنی حاجت طلب کرنے والا؟ ہے کوئی توبہ کرنے والا؟ ہے کوئی گناہوں سے مُعافی چاہنے والا؟'' (2)

(1) ......حلیة الاولیاء، سلام بن ابی مطیع، الرقم:۸۳۰۱، ج۶، ص۲۰۳.

(2) ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی سعید الخدری، الحدیث:۱۱۲۹۵، ج۴، ص۶۹.

ایک مرتبہ چند صحابہ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا تذکرہ کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰہِ لَوْ کَانَ یُصَلِّی بِاللَّیْل۔ یعنی: عبداللّٰہ ایک اچھا شخص ہے، کیا ہی اچھا ہوتا کہ وہ تہجّد بھی ادا کرتا۔'' (1)

اور ایک بار تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے اِرشاد فرمایا: ''لَاتُکْثِرِ النَّوْمَ بِاللَّیْلِ فَاِنَّ کَثْرَۃَ النَّوْمِ بِاللَّیْلِ تَدَعُ صَاحِبَہٗ فَقِیْرًا یَّوْمَ الْقِیَامَۃِ یعنی: رات کو زیادہ نہ سویا کرو کیونکہ شب بھر سونے والا (نفلی عبادات نہ کرنے کے باعث) بروزِ قیامت (نیکیوں کے سلسلے میں) فقیر ہوگا۔'' (2)

اے نورِ نظر!

اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان عالیشان: وَمِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ (پ۱۵، بنی اسرائیل: ۷۹) ترجمہ کنزُ الایمان: اور رات کے کچھ حصّہ میں تہجّد کرو۔...... یہ اس کا حکم ہے۔ اور یہ فرمان: وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ (پ۲۶، الذاریات: ۱۸) ترجمہ کنزُ الایمان: اور پچھلی رات اِستغفار کرتے۔...... اس کا شکر ہے۔ (یعنی قبولیتِ توبہ کی دلیل ہے)

اور یہ جو فرمایا گیا: وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿۱۷﴾ (پ۳، آلِ عمران: ۱۷) ترجمہ کنزُ الایمان: اور پچھلے پہر سے مُعافی مانگنے والے۔...... یہ (اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت طلب کرنے والوں کا) ذکر ہے۔

1 ......صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل عبد اللّٰہ بن عمر، الحدیث: ۲۴۷۹، ص۱۳۴۶۔

2 ......شعب الایمان للبیھقی، باب فی تعدید نعم اللّٰہ و شکرھا، فصل فی النوم و آدابہ، الحدیث: ٤٧٤٦، ج٤، ص۱۸۳۔

اللہ تعالٰی کی پسندیدہ آوازیں

حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ اَفلاک صلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دل نشین ہے: ''ثَلَاثَۃُ اَصْوَاتٍ یُحِبُّھَا اللّٰہُ تَعَالٰی صَوْتَ الدِّیْکِ وَصَوْتَ الَّذِیْ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَصَوْتَ الْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ یعنی: اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو تین آوازیں پسند ہیں: (۱)......مرغ کی آواز (جو صبح نماز کے لئے جگاتی ہے) (۲)......تلاوتِ قرآنِ پاک کی آواز اور (۳)......صبح سویرے اپنے گناہوں سے مُعافی طلب کرنے والے کی آواز۔'' (1)

فرشتے کی ندا

حضرت سیِّدُنا سُفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اِرشاد فرماتے ہیں کہ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک ہوا پیدا فرمائی ہے جو سحری کے وقت چلتی ہے اور اس وقت ذکرِ الٰہی میں مگن اور گناہوں سے مُعافی مانگنے میں مشغول خوش نصیبوں کی آوازوں کو ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش کرتی ہے۔''

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ بھی اِرشاد فرمایا کہ ''رات شروع ہونے پر ایک فرشتہ عرش کے نیچے سے یہ ندا دیتا ہے: اب عبادت گزاروں کو اُٹھ جانا چاہیے......تو عبادت گزار کھڑے ہو جاتے ہیں......اور جتنی دیر اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ چاہتا ہے، نوافل ادا کرتے ہیں...... پھر جب آدھی رات گزر جاتی ہے......تو فرشتہ دوبارہ ندا کرتا ہے: اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمانبرداروں کو اُٹھ جانا چاہیے......تو اِطاعت گزار اپنے بستروں سے اُٹھ کر سحر تک عبادت میں مشغول رہتے ہیں......اور جب سحر کا وقت ہوتا ہے......تو فرشتہ ایک بار پھر ندا دیتا ہے: اب اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے مغفرت چاہنے والوں کو بھی اُٹھ جانا چاہیے......تو ایسے خوش نصیب

1......فردس الاخبار بمأثور الخطاب، امّ سعد، الحدیث: ۲۵۳۸، ج۲، ص۱۰۱.

اُٹھ جاتے ہیں اور اپنے ربِّ غفّار عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت طلب کرنا شروع کر دیتے ہیں...... اور جب فجر کا وقت شروع ہو جاتا ہے تو فرشتہ پکارتا ہے: اے غافلو! اب تو اٹھ جاؤ......تو ایسے لوگ اپنے بستروں سے یوں اُٹھتے ہیں جیسے مردے ہوں جنھیں ان کی قبروں سے نکال کر پھیلا دیا گیا ہے۔''

اے لختِ جگر!

حضرت سیِّدُنا لقمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کی نصیحتوں میں یہ بھی ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے بیٹے سے اِرشاد فرمایا: ''اے نورِ نظر! کہیں مرغ تجھ سے زیادہ عقل مند ثابت نہ ہو کہ وہ تو صبح سویرے اُٹھ کر اَذان دے (اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرے) اور تو (غفلت میں) پڑا سوتا رہ جائے۔'' (1)

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

لَقَدْ ھَتَفَتْ فِیْ جُنْحِ لَیْلٍ حَمَامَۃٌ عَلٰی فَنَنٍ وَھْنًا وَاِنِّی لَنَائِمُ

کَذَبْتُ وَبَیْتِ اللّٰہِ لَوْ کُنْتُ عَاشِقًا لَمَاسَبَقَتْنِیْ بِالْبُکَاءِ الْحَمَائِمُ

وَ اَزْعَمُ اَنِّیْ ھَائِمٌ ذُوْصَبَابَۃٍ لِرَبِّیْ فَلَا اَبْکِیْ وَ تَبْکِی الْبَھَائِمُ

ترجمہ: (۱)...... رات کو فاختہ شاخ پر بیٹھی آوازیں لگاتی ہے اور میں خوابِ غفلت کا شکار ہوں۔

(۲)...... اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اپنے دعویٔ عشق میں جھوٹا ہوں۔ اگر میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا سچا عاشق ہوتا تو فاختہ رونے میں مجھ سے سبقت نہ لے جاتی۔

(۳)......اور میرا گمانِ فاسد تھا کہ میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے خوب محبت کرنے والا ہوں۔ ہائے افسوس! کہ جانور بھی روتے ہیں اور میں محبتِ الٰہی کا دعویدار ہو کر بھی نہیں روتا۔ (2)

---

(1) ......الجامع لاحکام القران، سورۂ آل عمران، تحت الایۃ: ۱۷، ج۳، ص ۳۱۔

(2) ......دیوان الحماسہ، باب النسیب، الجزء ۲، ص ۲۳۲۔

اِطاعت و عبادت کی حقیقت

اے پیارے بیٹے!

علم کا حاصل یہ ہے کہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ اِطاعت وعبادت کیا ہے؟

یادرکھو کہ اَوامر ونَواہی (یعنی فرض وواجب اور حرام ومکروہ) میں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے محبوب صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِتباع کرنے کا نام اِطاعت وعبادت ہے خواہ ان کا تعلق گفتار سے ہو یا کردار سے......یعنی تمہارا کچھ بولنا یا نہ بولنا اور کچھ کرنا یا نہ کرنا سب کچھ شریعت کے مطابق ہونا چاہئے......مثلاً اگر تم عیدالفطر کے دن یا اَیّامِ تشریق (یعنی ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذوالحجۃ الحرام) میں روزے رکھو گے تو گناہ گار ہو گے......یا غصب شدہ کپڑوں میں نماز پڑھو گے تو گناہ گار ہو گے......حالانکہ روزہ ہو یا نماز عبادت ہی ہے (مگر شریعت نے اس انداز میں ان کی اِجازت نہیں دی)۔

اے لختِ جگر!

الغرض تمہارے قول وفعل کو شریعت کے مطابق ہونا چاہئے...... کیونکہ جو علم وعمل شریعت کے مطابق نہ ہو گمراہی ہے......اور (نام نہاد) صوفیوں کی طامات [1] وشطحیات [2] سے دھوکہ نہ کھانا......اس لئے کہ سُلوک کی منزلیں تو نفس کی لذتوں اور خواہشات کو مجاہدے

---

[1] ......طامّات سے مراد نام نہاد صوفیوں کی وہ تاویلات ہیں جو وہ بغیر کسی شرعی دلیل کے کرتے ہیں۔

[2] ......یہاں حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُنا اِمام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی نام نہاد صوفیوں کی شریعت سے ٹکرانے والی باتوں سے بچنے کی نصیحت فرما رہے ہیں: مثلاً ان کا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ عشق ومحبت کے لمبے چوڑے دعوے کرنا اور یہ کہنا کہ وہ وصال الی الحق کے مرتبہ پر فائز ہیں وغیرہ وغیرہ۔ شطحیات درحقیقت صوفیوں کی ایک اِصطلاح ہے۔ جس کا اِستعمال گمراہ لوگوں میں عام ہو چکا ہے۔ حالانکہ ایسی باتیں چند سچے صوفیوں سے بھی مروی ہیں۔ لیکن انہوں نے یہ باتیں عالمِ مدہوشی میں کیں اور ہوش میں آنے کے بعد ان سے ذکر کیا گیا تو انہوں نے خود بھی ایسی باتوں کا نہ صرف اِنکار کیا بلکہ توبہ واِستغفار بھی کیا ہے۔ چنانچہ، صوفیوں کے ہاں......

کی تلوار سے کاٹنے سے طے ہوتی ہیں نہ کہ (ان نام نہاد صوفیوں کی) بے سرو پا اور فضول بکواس سے (کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دوست بننے کے لئے تجھے پیرِ کامل کی تربیت کے مطابق مجاہدہ کرنا پڑے گا۔ جبکہ کسی بے عمل صوفی کی شعبدہ بازیوں سے متاثر ہوکر اسے اپنی کامیابی اور منزل تک رسائی کے لئے کافی قرار دینا سوائے بے وقوفی کے کچھ نہیں) اور اس بات کو بھی بخوبی سمجھ لے! زبان کا بے باک ہونا اور دل کا غفلت وشہوت سے بھرا ہونا اور دنیاوی خیالات ہی میں ڈوبا رہنا شقاوت و بدبختی کی علامت ہے۔ جب تک نفس کی خواہشات کو کامل مجاہدہ وریاضت سے ختم نہیں کرے گا اس وقت تک تیرے دل میں معرفت کے انوار نہیں جگمگائیں گے۔



......اِستعمال ہونے والی مختلف اِصطلاحات بیان کرتے ہوئے حضرت علامہ عبدالمصطفٰی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی اپنی کتاب "معمولات الابرار" میں لکھتے ہیں کہ صحو (ہشیاری) وسکر (مدہوشی) صوفیائے کرام کی یہ دومشہور کیفیات ہیں۔ اکثر صوفیہ تو ایسے گزرے ہیں کہ معرفتِ الٰہی ووصالِ حقیقی کی دولت سے مالا مال ہونے کے بعد ان کو منجانب اللّٰہ ایسے وسیع ظرف سے نوازا گیا کہ کیفیات واَحوال سے مغلوب ہوکر دامن ہوش وخرد، ان کے ہاتھ سے نہیں چھوٹا اور ان کی بیداری وہوشیاری میں ایک لمحہ کے لئے بھی فتور نہیں پیدا ہوا۔ یہ لوگ "اَربابِ صحو" کہلاتے ہیں اور بعض وہ مشایخ ہیں جو بادۂ عرفانِ الٰہی سے اس درجہ مخمور وسرشار ہوجاتے ہیں کہ غلبۂ اَحوال وکیفیات میں دامن عقل وہوش تارتار کردیتے ہیں اور دنیائے بیداری وہشیاری سے بیزار ہوکر مستی ومدہوشی کے عالم میں رہتے ہیں۔ ان بزرگوں کو "اَربابِ سکر" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ انہی مؤخر الذکر بزرگوں سے کبھی کبھی عالم سکر و مستی میں بلا اِختیار بعض ایسے کلمات سرزد ہوجاتے ہیں جو بظاہر خلاف شریعت ہوتے ہیں، ایسے ہی کلمات و مقالات کو اِصطلاحِ صوفیہ میں "شطحیات" کہتے ہیں۔ وہ بزرگ جن سے شطحیات سرزد ہوئیں بہت قلیل تعداد میں ہوئے ہیں اور یہ بھی روایت ہے کہ شطحیات سرزد ہونے کے بعد جب ان کے ہوش وحواس بجا ہوئے ہیں تو انہوں نے نہ صرف ان اَقوال سے لاعلمی کا اِظہار کیا ہے بلکہ اِظہارِ بیزاری واِستغفار بھی کیا۔

(معمولات الابرار، ص۸۳۔ جمالِ کرم لاھور)

بعض باتیں زبان سے بیان نہیں ہوسکتیں

اے پیارے بیٹے!

تم نے بعض ایسے مسائل مجھ سے دریافت کئے ہیں جن کا جواب تحریری اور زبانی طور پر پوری طرح بیان نہیں ہوسکتا......اگر تم اس مرتبہ پر فائز ہوئے تو خود ہی ان کی حقیقت جان لو گے......اور اگر ایسا نہ ہوسکا تو ان کا جاننا محال ہے......کیونکہ ان کا تعلق ذوق سے ہے اور ہر وہ شے جس کا تعلق ذوق سے ہو اسے زبانی بیان نہیں کیا جاسکتا......جیسے میٹھی چیز کی مٹھاس اور کڑوی چیز کی کڑواہٹ کو صرف چکھ کر ہی جانا جاسکتا ہے۔

منقول ہے کہ کسی نامرد نے اپنے دوست کو تحریر کیا کہ وہ اسے مُجامعت کی لذّت سے آگاہ کرے......تو اس کے دوست نے جواباً لکھا کہ میں تو تجھے صرف نامرد سمجھتا تھا اب معلوم ہوا کہ نامرد ہونے کے ساتھ ساتھ تُو بے وقوف بھی ہے......کیونکہ اس لذّت کا تعلق تَو ذوق سے ہے اگر تُو قوت مُجامعت پر قادر ہو گیا تو اس کی لذّت سے بھی آشنا ہو جائے گا ورنہ اسے بیان نہیں کیا جاسکتا۔

اے لختِ جگر!

تمہارے بعض مسائل تو اِسی قسم کے ہیں جیسا کہ ابھی میں نے بیان کیا لیکن بعض مسائل ایسے بھی ہیں جن کا جواب دیا جاسکتا ہے......اور ہم نے ان مسائل کو اپنی کتاب ''اِحیَاءُ الْعُلُوْم'' وغیرہ میں تفصیل کے ساتھ ذکر کر دیا ہے......البتہ یہاں ہم ان میں سے کچھ کا ذکر کرتے ہیں اور بعض کی جانب اِشارہ کرتے ہیں۔

سالک کے لئے ضروری باتیں

سالک (مرید) کے لیے 4 باتیں ضروری ہیں۔

{۱} ایسا صحیح عقیدہ اپنانا جس میں بدعت شامل نہ ہو۔

{۲} ایسی سچّی توبہ کرنا کہ پھر گناہوں کی طرف نہ پلٹے۔

{۳} جو ناراض ہیں انہیں راضی رکھنا تا کہ اس پر کسی کا کوئی حق باقی نہ رہے۔

{۴} اتنا علمِ دین حاصل کرنا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اَحکامات کو بہتر طریقے سے ادا کر سکے نیز اس قدر عُلُومِ آخرت کا حصول بھی ضروری ہے جو نجات کا باعث بن سکے۔

چار ہزار اَحادیث میں سے صرف ایک

حضرت سیّدُنا شیخ شبلی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے اِرشاد فرمایا کہ میں نے **400** عُلَمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی خدمت میں رہ کر **4** ہزار اَحادیثِ مبارکہ پڑھیں اور پھر ان میں سے صرف ایک حدیث شریف کو منتخب کیا اور اس پر عمل کرنے لگا کیونکہ میں نے اس حدیثِ پاک میں خوب غور و فکر کیا تو عذاب سے چھٹکارا اور اپنی نجات و کامیابی اور عُلُومِ اوّلین و آخرین کو اس میں موجود پایا۔ لہٰذا اس حدیث شریف کو عمل کے لئے کافی سمجھا اور وہ عظیم الشان حدیثِ پاک یہ ہے:

رسولِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے کسی صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے اِرشاد فرمایا: ''اِعْمَلْ لِدُنْیَاكَ بِقَدْرِ مَقَامِكَ فِیْهَا وَاعْمَلْ لِآخِرَتِكَ بِقَدْرِ بَقَاءِكَ فِیْهَا وَاعْمَلْ لِلّٰهِ بِقَدْرِ حَاجَتِكَ اِلَیْهِ وَاعْمَلْ لِلنَّارِ بِقَدْرِ صَبْرِكَ عَلَیْهَا

یعنی: جتنا دُنیا میں رہنا ہے اُتنا دنیا کے لئے اور جتنا عرصہ آخرت میں رہنا ہے اتنا آخرت کے لئے عمل کر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے عمل (یعنی عبادت) کر جتنا کہ تُو اس کا محتاج ہے اور دوزخ کی آگ کے لئے اتنا عمل (یعنی گناہ) کر جتنا تو برداشت کر سکے۔'' (1)

اے نورِ نظر!

جب تم اس حدیثِ پاک پر عمل کرو گے تو پھر تمہیں کثرتِ علم کی ضرورت ہی نہ رہے گی۔

30 سالہ دورِ طالب علمی کا خُلاصہ

عمل کا جذبہ پانے کے لئے ایک اور حکایت سنو...... حضرت سیِّدُنا حاتم اصم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَکَم حضرت سیِّدُنا شقیق بلخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے شاگرد تھے۔ ایک دن اُستاذ صاحب نے ان سے دریافت فرمایا: '' آپ 30 سال سے میری صحبت میں ہیں۔ اتنے عرصے میں کیا حاصل کیا؟'' تو حضرت سیِّدُنا حاتم اصم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَکَم نے عرض کی: '' میں نے علم کے 8 فوائد حاصل کئے جو میرے لئے کافی ہیں اور مجھے امید ہے کہ ان پر (اِخلاص و اِستقامت کے ساتھ) عمل کی صورت میں میری نجات ہے۔'' حضرت سیِّدُنا شقیق بلخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے جب ان فوائد کے بارے میں دریافت فرمایا تو انہوں نے وہ فوائد یوں بیان کئے:

{1}...... پہلا فائدہ:

میں نے لوگوں کو بنظرِ غور دیکھا کہ ان میں سے ہر ایک کا کوئی نہ کوئی محبوب و معشوق ہے جس سے وہ عشق و محبت کا دم بھرتا ہے...... لیکن لوگوں کے محبوب ایسے ہیں کہ ان میں سے کچھ مرض الموت تک ساتھ دیتے ہیں اور کچھ قبر تک...... پھر تمام کے تمام واپس لوٹ

(1)...... تفسیر روح البیان، سورۂ صٓ، تحت الآیۃ: ۲۹، ج۸، ص ۲۵۔

جاتے ہیں اور اسے قبر میں تنہا چھوڑ دیتے ہیں اور ان میں سے کوئی بھی اس کے ساتھ قبر میں نہیں جاتا……لہٰذا میں نے غور وفکر کے بعد دل میں کہا: بندے کا سب سے اچھا، محبوب اور بہترین دوست تو وہ ہے جو اس کے ساتھ قبر میں جائے اور وہاں کی وحشت وگھبراہٹ کی گھڑیوں میں اس کا مُونس اور غم خوار ہو……تو مجھے سوائے ''نیک اَعمال'' کے کوئی اس قابل نظر نہ آیا تو میں نے نیک اَعمال کو اپنا محبوب بنالیا تا کہ یہ میرے لئے قبر (کی تاریکیوں) میں چراغ بن جائیں……وہاں میرا دل بہلائیں……اور مجھے تنہا نہ چھوڑیں۔

{2}……دوسرا فائدہ:

میں نے دیکھا کہ لوگ اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں اور نفسانی خواہشات کی جانب بڑی تیزی سے بڑھتے ہیں……تو پھر میں نے ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمانِ عظیم میں غور کیا:

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰىۙ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰىؕ﴿۴۱﴾ (پ ۳۰، النّٰزعٰت: ۴۱،۴۰)

ترجَمہ کنزُ الایمان: اور وہ جو اپنے ربّ کے حُضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا تو بے شک جنّت ہی ٹھکانہ ہے۔

اور میرا اِیمان ہے کہ قرآنِ حکیم حق اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا سچا کلام ہے……پس میں نے اپنے نفس کی مخالفت شروع کردی……ریاضت ومجاہدات کی طرف مائل ہوا……اور نفس کی کوئی خواہش پوری نہ کی یہاں تک کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت وفرمانبرداری پر راضی ہو گیا اور سرِ تسلیم خم کردیا۔

{3}……تیسرا فائدہ:

میں نے دیکھا کہ ہر آدمی دنیا کا مال ودولت جمع کرنے اور اسے ذخیرہ کرنے میں مشغول ہے……تو میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمانِ لازوال میں غور کیا:

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ط ترجمۂ کنزُالایمان: جوتمہارے پاس ہے ہو چکے گا اور جو اللہ کے پاس ہے ہمیشہ رہنے والا ہے۔ (پ ۱٤، النحل:٩٦)

پس میں نے جو کچھ جمع کیا تھا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے فقراومساکین میں تقسیم کردیا تاکہ یہ ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کے پاس ذخیرہ ہوجائے (اور مجھے آخرت میں اس سے فائدہ پہنچے)۔

{4}...... چوتھا فائدہ:

میں نے دیکھا کہ بعض لوگوں کے نزدیک شان وشوکت اور عزّت وشرافت قوموں اورقبیلوں کی کثرت (یعنی زیادہ ہونے) میں ہے۔لہٰذا وہ ایسی قوم وقبیلہ سے تعلق رکھنے پر خود کومعزّز ومکرّم سمجھتے ہیں......بعض کا گمان یہ ہے کہ عزت اورشان وشوکت دولت کی فراوانی اور کثرتِ اہل وعَیال میں ہے۔ایسے لوگ اپنی دولت اوراَولاد پر فخر کرتے ہیں ......بعض لوگ ایسے ہیں جو اپنی عزّت وشرافت دوسروں کا مال لوٹنے ،ان پرظلم کرنے اوران کا خون بہانے میں سمجھتے ہیں ......بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ مال ضائع کرنے اور اِسراف وفُضول خرچی ہی میں عزّت وبزرگی پوشیدہ ہے...... پھر میں نے اللہ عَــزَّوَجَــلَّ کے اس فرمانِ ذیشان میں غور کیا:

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ط ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزّت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔ (پ٢٦، الحجرات:١٣)

تَو میں نے تقوی اور پرہیزگاری کو اِختیار کیا اور پختہ یقین رکھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کلام حق اور سچ ہے......اورلوگوں کے گمان ونظریات سب جھوٹے اور باطل ہیں۔

{5}...... پانچواں فائدہ:

میں نے دیکھا کہ لوگ ایک دوسرے کی برائی بیان کرتے ہیں اورخوب غیبت کا شکار ہوتے ہیں......اس کے اَسباب پرغور کیا تو معلوم ہوا کہ یہ سب حسد کی وجہ سے ہورہا ہے

......اور اس حسد کی اصل وجہ شان و عظمت، مال و دولت اور علم ہے تو میں نے قرآنِ کریم کی اس آیت مبارکہ میں غور کیا:

نَحْنُ قَسَمْنَا بَیْنَهُمْ مَّعِیْشَتَهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا (پ ٢٥، الزخرف: ٣٢)

ترجمۂ کنز الایمان: ہم نے ان میں ان کی زیست کا سامان دنیا کی زندگی میں بانٹا۔

تو میں نے اس بات کو بخوبی جان لیا کہ مال و دولت، شان و عظمت کی تقسیم اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اَزل ہی سے فرما دی ہے (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جس کے لئے جو چاہا مقدر فرما دیا) اس لئے میں کسی سے حسد نہیں کرتا......اور ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کی تقسیم و تقدیر پر راضی ہوں۔

{6}......چھٹا فائدہ:

میں نے لوگوں پر نگاہ ڈالی تو انہیں ایک دوسرے سے کسی غرض اور سبب کی وجہ سے عداوت و دشمنی کرتے ہوئے پایا......اور میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس مقدس فرمان میں خوب غور کیا:

اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ (پ ٢٢، فاطر: ٦)

ترجمۂ کنزُ الایمان: بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم بھی اسے دشمن سمجھو۔

تو مجھے معلوم ہو گیا کہ سوائے شیطان کے کسی اور سے دشمنی درست نہیں۔

{7}......ساتواں فائدہ:

میں نے دیکھا کہ ہر شخص روزی اور مَعاش کی تلاش میں کافی محنت اور کوشش کے ساتھ سر گرداں ہے......اور اس سلسلے میں حلال و حرام کی بھی تمیز نہیں کرتا...... بلکہ مشکوک اور حرام کمائی کے حُصُول کے لئے ذلیل و خوار ہو رہا ہے......لہٰذا میں نے ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمانِ عالی میں غور کیا:

وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا (پ۱۲، ھود:٦)

ترجمۂ کنز الایمان: اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمۂ کرم پر نہ ہو۔

پس میں نے یقین کرلیا کہ میرا رزق اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ذمۂ کرم پر لے رکھا ہے ......تو میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مشغول ہو گیا......اور غیر کے خیال کو اپنے دل سے نکال دیا۔

{8 }......آٹھواں فائدہ:

میں نے دیکھا کہ ہر شخص کسی نہ کسی پر بھروسا کئے ہوئے ہے......کسی کا بھروسا درہم و دینار پر ہے......کسی کا مال وسلطنت پر......کسی کا صنعت وحرفت پر......اور کوئی تَو اپنے جیسے لوگوں پر بھروسا کئے ہوئے ہے......تو مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمانِ عالیشان سے رہنمائی حاصل ہوئی:

وَ مَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ۝۳ (پ۲۸، الطلاق:۳)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور جو اللہ پر بھروسا کرے تو وہ اسے کافی ہے بے شک اللہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے بے شک اللہ نے ہر چیز کا ایک اندازہ رکھا ہے۔

پس میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کیا......وہ مجھے کافی ہے......اور وہ بہترین کارساز ہے۔

جب حضرت سیِّدُنا شقیق بلخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے یہ 8 فوائد سنے تو اِرشاد فرمایا: اے حاتم! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو (اِخلاص واِستقامت کے ساتھ) ان پر عمل کرنے کی توفیق سے مالا مال فرمائے......میں نے تَورات، اِنجیل، زبُور اور قرآن مجید کی تعلیمات میں غور کیا تو اِن تمام مقدس کتابوں کو ان 8 فوائد پر مشتمل پایا......تو جس خوش نصیب نے ان پر عمل کیا گویا اس نے ان چاروں کتابوں پر عمل کیا۔

مُرشِد کی اَہمیت وضرورت

اے لختِ جگر!

ان دونوں حکایتوں سے تم نے جان لیا ہوگا کہ تمہیں زیادہ اور غیر ضروری علم کی ضرورت نہیں (بلکہ عمل کی ضرورت ہے)......اب میں تمہیں ان اُمور سے آگاہ کرتا ہوں کہ راہِ حق کے سالک (یعنی چلنے والے) پر کون سی باتیں لازم ہیں۔

یہ بات ذہن نشین کرلو کہ سالک کو رہنمائی اور تربیّت کرنے والے ایک شیخ (یعنی مرشدِ کامل) کی ضرورت ہوتی ہے......تاکہ وہ اپنی خصوصی تربیت سے مرید کے برے اَخلاق کو جڑ سے ختم کردے اور ان کی جگہ اچھے اَخلاق کا بیج بو دے......تربیت کی مثال بالکل اس طرح ہے جس طرح ایک کسان کھیتی باڑی کے دوران اپنی فصل سے غیر ضروری گھاس اور جڑی بوٹیاں نکال دیتا ہے......تاکہ فصل کی ہریالی اور نشو ونما میں کمی نہ آئے......اسی طرح راہِ حق کے سالک کے لئے ایک ایسے مرشدِ کامل کا ہونا نہایت ہی ضروری ہے جو اس کی اَحسن طریقے سے تربیت کرے......اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے راستے کی طرف اس کی رہنمائی کرے......ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ نے انبیاء ورُسُل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اس لئے مَبعُوث فرمایا تاکہ وہ لوگوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا راستہ بتائیں......مگر جب آخری رسول، حضور خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس جہان سے پردہ فرما گئے (اور نُبُوَّت ورسالت کا سلسلہ آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ختم ہوا) تو اس منصبِ جلیل کو خلفائے راشدین رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے بطورِ نائب سنبھال لیا......اور لوگوں کو راہِ حق پر لانے کی سعی وکوشش فرماتے رہے۔

پیر کامل کا عالِم ہونا ضروری ہے:

یاد رہے کہ حضور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا نائب ہونے کے لئے ''پیر کامل'' کا عالم ہونا شرط ہے......لیکن اس بات کا بھی خیال رہے کہ ہر عالِم حضور تاجدارِ دوجہاں، مکی مدنی سلطان صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا نائب بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ (1)

......دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃ المدینہ** کی مطبوعہ 137 صَفحات پر مشتمل کتاب ''**آدابِ مرشدِ کامل**'' کے صَفْحہ14 تا16 پر ہے: سَیِّدی اعلیٰ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن **فتاویٰ افریقہ** میں تحریر فرماتے ہیں کہ مرشد کی دو قِسمیں ہیں: {۱} مُرشِدِ اِتِّصال {۲} مُرشِدِ اِیصال۔

{۱} **مُرشِدِ اِتِّصال** یعنی جس کے ہاتھ پر بَیعَت کرنے سے انسان کا سلسلہ حضور پُرنور سَیِّد المرسلین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم تک مُتَّصِل ہوجائے اس کے لئے چار شرائط ہیں: **پہلی شَرط:** مرشد کا سلسلہ بااِتِّصال صحیح (یعنی دُرُست واسطوں کیساتھ تعلق) حضورِ اَقدس صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم تک پہنچتا ہو۔ بیچ میں مُنقطع (یعنی جُدا) نہ ہو کہ مُنقَطَع کے ذریعہ اِتِّصال (یعنی تعلق) ناممکن ہے......بعض لوگ بلا بَیعَت (یعنی بغیر مرید ہوئے) مَحض بَزُعمِ وراثت (یعنی وارث ہونے کے گمان میں) اپنے باپ دادا کے سَجّادے پر بیٹھ جاتے ہیں یا......بَیعَت کی تھی مگر خلافت نہ ملی تھی، بلا اِذْن (بغیر اجازت) مرید کرنا شروع کر دیتے ہیں یا......سلسلہ ہی وہ ہو کہ قَطْع کر دیا گیا، اس میں فیض نہ رکھا گیا، لوگ برائے ہَوَس اس میں اِذْن وخلافت دیتے چلے آتے ہیں یا......سلسلہ فی نفسہٖ صحیح تھا مگر بیچ میں ایسا کوئی شخص واقعہ ہوا جو بوجہِ اِنتِفائے بعض شرائط قابلِ بیعت نہ تھا......اس سے جو شاخ چلی وہ بیچ میں مُنقَطَع (یعنی جُدا) ہے......ان تمام صورتوں میں اس بَیعَت سے ہرگز اِتِّصال (یعنی تعلق) حاصل نہ ہوگا۔ (بیل سے دودھ یا بانجھ سے بچہ مانگنے کی مَت جدا ہے)۔ **دوسری شَرط:** مرشد سُنّی صحیح العقیدہ ہو۔ بدمذہب گمراہ کا سلسلہ شیطان تک پہنچے گا نہ کہ رسُولُ اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم تک......آج کل بہُت کھلے ہوئے بددینوں بلکہ بے دینوں کہ جو بَیعَت کے سِرے سے منکر و دشمنِ اَولیاء ہیں، مکاری کے ساتھ پیری مریدی کا جال پھیلا رکھا ہے......ہوشیار! خبردار! احتیاط! احتیاط! **تیسری شَرط:** مرشد عالم ہو۔ یعنی کم از کم اتنا علم ضَروری ہے کہ بلاکسی اِمداد کے اپنی ضَروریات کے مسائل کتاب سے نکال سکے......کُتُب بینی (یعنی مطالَعہ کرکے) اور اَفواہِ رِجال (یعنی لوگوں سے سن سن کر) بھی عالم بن سکتا ہے (مطلب یہ ہے کہ فارغُ التحصیل ہونے کی سَنَد نہ شرط ہے نہ کافی بلکہ علم ہونا چاہئے)......علمِ فِقْہ (یعنی اَحکامِ شریعت) اس کی اپنی ضَرورت کے قابل کافی......اور عقائدِ اہلسنت سے......

پیر کامل کے 26 اَوصاف:

اب ہم ''پیر کامل'' کی بعض علامات مختصراً ذکر کرتے ہیں تاکہ ہر کوئی ''پیر کامل'' ہونے کا دعویٰ نہ کرے:

{1 }...... ''پیر کامل'' وہی ہے جس کے دل میں دنیا کی محبت اور عزّت و مرتبے کی چاہت نہ ہو۔ {2 }...... وہ ایسے مرشدِ کامل سے بیعت ہو جو نورِ بصیرت سے مالا مال ہو۔

{3 }......اس کا سلسلہ رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک متّصل اور ملا ہوا ہو۔ {4 }......نیک اَعمال بجالانے والا ہو۔ {5 }......ریاضتِ نفس کا عادی ہو۔ {6 }......یعنی کم کھانے {7 }......کم سونے {8 }......کم بولنے {9 }......کثرتِ نوافل {10 }......زیادہ روزے رکھنے اور {11 }......خوب صدقہ وخیرات کرنے جیسے نیک اَعمال کرنے والا ہو۔ {12 }...... نیز وہ ''پیر کامل'' اپنے شیخ کی کامل اِتباع کے سبب صبر {13 }......نماز {14 }......شکر {15 }......توَکُّل {16 }......یقین {17 }......سخاوت {18 }......قناعت {19 }......طمانیتِ نفس {20 }......حِلم {21 }......تواضع {22 }......علم {23 }......صدق {24 }......وفا

......لازمی پورا واقف ہو...... کُفر و اسلام، گمراہی و ہدایت کے فرق کا خوب عارِف (یعنی جاننے والا) ہو۔ **چوتھی شرط:** مرشِد فاسِق مُعلِن (یعنی اعلانیہ گناہ کرنے والا) نہ ہو۔ اس شرط پر حُصولِ اِتّصال کا توَقُّف نہیں یعنی حضور صلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے تعلق کا دارومَدار اس شرط پر نہیں...... کہ فُجُور وفِسق باعثِ فِسخ (منسوخ ہونے کا سبب) نہیں...... مگر پیر کی تعظیم لازِم ہے اور فاسق کی توہین واجب اور دونوں کا اِجتماع باطل (''اسے اِمامت کے لئے آگے کرنے میں اس کی تعظیم ہے اور شرِیعت میں اس کی توہین واجب ہے)۔''

{۲ }مُرشِدِ اِیصال یعنی شرائطِ مذکورہ (یعنی جن شرائط کا ذکر کیا گیا) کے ساتھ (۱) مَفاسِدِ نَفْس (نفس کے فتنوں) (۲) مَکائدِ شیطان (شیطانی چالوں) اور (۳) مَصائدِ ھوا (نفس کے جالوں) سے آگاہ ہو (۴) دوسرے کی تربیت جانتا ہو (۵) اپنے مُتوَسِّل پر شفقت نامہ رکھتا ہو کہ اس کے عُیُوب پر اسے مطلع کرے ان کا علاج بتائے اور (۶) جو مشکلات اس راہ میں پیش آئیں انہیں حل فرمائے۔ (فتاوی افریقہ، ص۱۳۸)

{25 }......حیا اور {۲۶ }......وقار وسکون جیسے پسندیدہ اَوصاف کا پیکر ہو۔

پس جو ''**پیر کامل**'' ان اَوصاف سے متصف ہو وہ حضور پرنور، شافعِ یوم النشور صلَّی اللہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے انوارِ مبارکہ میں سے ایک نور بن جاتا ہے اور اس قابل ہو جاتا ہے کہ اس کی اِقتدا کی جائے۔ ایسے ''**پیرومرشد**'' کا ملنا بہت ہی مشکل ہے......اور اگر (اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت اور) خوش قسمتی وسعادت مندی ساتھ دے اور ان اَوصاف کے حامل ''**پیر کامل**'' تک رسائی ہو جائے اور وہ ''**پیر کامل**'' بھی اسے اپنے مریدوں میں قبول فرما لے......تو اب اس مرید کے لئے لازمی اور ضروری ہے کہ اپنے ''**پیر کامل**'' کا ظاہر اور باطن ہر طرح سے اَدب واِحترام بجالائے۔

پیرومرشد کا ظاہری اِحترام:

پیرومرشد کا ظاہری اَدب واِحترام یہ ہے کہ

- ......مرید شیخ سے بحث ومباحثہ کرے نہ اس کی کسی بات پر اِعتراض کرے اگرچہ اس کے ناقص علم کے مطابق شیخ غلطی پر ہو (بس اسے اپنی کم فہمی سمجھے)۔
- ......شیخ کے سامنے کچھ بچھا کر نہ بیٹھے (کہ نمایاں نظر آئے بلکہ عجز واِنکساری کا پیکر بنا رہے)۔ البتہ فرض نمازوں کے وقت مُصلّٰی بچھا سکتا ہے اور نماز سے فارغ ہوتے ہی فوراً لپیٹ دے۔
- ......شیخ کی موجودگی میں کثرتِ نوافل سے گریز کرے (اور پیر کامل کی صحبت وخدمت کو بہت بڑی سعادت سمجھے)۔
- ......شیخ کے ہر حکم پر اپنی وسعت وطاقت کے مطابق عمل کرے۔

پیرومرشد کا باطنی اِحترام:

باطنی اِحترام یہ ہے کہ سالک پیرومرشد کی موجودگی میں جو باتیں سن کر قبول کرلے

ان کی غیر موجودگی میں اپنے قول اور فعل سے ان کا اِنکار نہ کرے ورنہ منافق کہلائے گا۔ اگر ایسا نہیں کر سکتا تو بہتر ہے کہ شیخ کی صحبت سے کنارہ کش ہو جائے یہاں تک کہ اس کا ظاہر اور باطن ایک ہو جائے۔

بدعقیدہ لوگوں کی صحبت سے پرہیز:

سالک ومرید کو چاہئے کہ برے اور بدعقیدہ لوگوں کی صحبت سے دور رہے تا کہ دل سے شیطان انسانوں اور شیطان جنوں کے وسوسے دور رہیں...... کہ شیطان کے شر سے دل کو پاک رکھنے کا یہی طریقہ ہے...... اور (مرید کو چاہئے کہ) ہر حال میں فقیری کو امیری پر ترجیح دے۔

تصوف کی حقیقت

جان لو! تَصَوُّف کی دو اہم خصلتیں ہیں: (۱)...... اِستقامت (۲)...... حسن اَخلاق۔ پس جس نے اِستِقامت اِختیار کی اور لوگوں سے بُردباری اور خوش اَخلاقی سے پیش آیا تو وہ صوفی ہے۔

{1}...... اِستقامت سے مراد یہ ہے کہ نفسانی خواہش کو اپنے ہی نفس کی (اُخروی) بھلائی کے لئے قربان کر دے۔

{2}...... اور لوگوں کے ساتھ حسن اَخلاق سے مراد یہ ہے کہ ان پر اپنے نفس کی خواہش اور مرضی مسلط نہ کرے بلکہ نفس کو ان کی خواہش اور مرضی کے مطابق چلائے جب تک کہ وہ شریعت کی مخالفت نہ کریں (کیونکہ شریعت کی خلاف ورزی اور گناہ و نافرمانی میں مخلوق کی اِطاعت جائز نہیں)۔

بندگی کی حقیقت

اے لختِ جگر!

تم نے مجھ سے بندگی کے متعلق بھی دریافت کیا ہے تو جان لو کہ بندگی تین چیزوں کا نام ہے:

{1}......اَحکامِ شریعت کی پابندی کرنا۔

{2}...... اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تقسیم اور تقدیر پر راضی رہنا۔

{3}......رضائے رب الانام کی طلب میں اپنی خوشی قربان کر دینا۔

توکل کی حقیقت

تمہارا ایک سوال تَوَکُّل سے متعلق ہے......توکل یہ ہے کہ تم اس بات پر پختہ یقین رکھو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو وعدہ فرمایا ہے یعنی جو کچھ تمہارے مقدر میں لکھ دیا ہے وہ ہر حال میں تمہیں مل کر رہے گا......چاہے پوری دنیا اس کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کرے ......لیکن جو تمہاری تقدیر میں نہیں لکھا اس (کو حاصل کرنے) کے لئے تم اور سارا جہاں مل کر جتنی چاہے کوشش کرلو تمہیں اس سے کچھ نہیں ملے گا۔

اِخلاص کی حقیقت

تم نے یہ بھی پوچھا ہے کہ اِخلاص کیا ہے؟......اِخلاص یہ ہے کہ تمہارا ہر عمل صرف اور صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے ہو......اور اس عمل کے سبب تم لوگوں کی تعریف وتوصیف سے راحت محسوس کرو نہ ہی تمہیں ان کی مذمّت کی پرواہ ہو۔

ریاکاری اور اس کا علاج:

یاد رکھو! ریاکاری مخلوق کو بڑا سمجھنے کے سبب پیدا ہوتی ہے......اس کا علاج یہ ہے کہ تم لوگوں کو قدرتِ الٰہی کے سامنے مُسَخَّر (یعنی تابع) خیال کرو......اور دکھاوے سے بچنے کی خاطر انہیں جمادات (یعنی پتھروں) جیسا سمجھو کہ یہ ان کی طرح نفع ونقصان پہنچانے پر قادر نہیں......کیونکہ جب تک تم لوگوں کو نفع ونقصان پر قادر سمجھتے رہو گے ریاکاری جیسے خطرناک مرض سے نہیں بچ سکتے۔

علم پر عمل کی بَرَکت

اے نورِ نظر!

تیرے باقی سوالات ایسے ہیں جن میں سے کچھ کے جوابات ہماری تصانیف (یعنی اِحْیَاءُ الْعُلُوْم اور مِنْھَاجُ الْعَابِدِیْن وغیرہ) میں لکھے ہوئے ہیں......ان کو وہاں سے تلاش کرلو...... اور کچھ سوال ایسے ہیں جن کا جواب لکھنا ممنوع ہے......لہٰذا جتنا علم تمہارے پاس ہے اس پر عمل کروتا کہ جو نہیں جانتے وہ بھی تم پر ظاہر ومنکشف ہوجائے...... چنانچہ،

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنزہٌ عن العُیُوب صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خُوشبُو دار ہے کہ "مَنْ عَمِلَ بِمَا عَلِمَ وَرَّثَہُ اللّٰہُ عِلْمَ مَا لَمْ یَعْلَمْ یعنی: جس نے اپنے علم پر عمل کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے وہ علم بھی عطا فرمادے گا جو وہ نہیں جانتا۔" (1)

اے لختِ جگر!

آج کے بعد تمہیں جو بھی مشکل پیش آئے تو مجھ سے صرف دل کی زبان سے پوچھنا ...... چنانچہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرماتا ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَیْهِمْ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ ؕ (پ٢٦، الحجرات: ٥)

ترجمۂ کنزُالایمان: اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تم آپ ان کے پاس تشریف لاتے تو یہ ان کے لئے بہتر تھا۔

اور حضرت سیِّدُنا خضر عَلَیْہِ السَّلَام کے اس اِرشادِ پاک سے نصیحت حاصل کرو:

فَلَا تَسْـٴَـلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰۤى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا۠ ﴿۷۰﴾ (پ١٥، الکھف: ٧٠)

ترجمۂ کنزُالایمان: تو مجھ سے کسی بات کو نہ پوچھنا جب تک میں خود اس کا ذکر نہ کروں۔

1......حلیۃ الاولیاء، احمد بن ابی الحواری، الرقم: ١٤٣٢٠، ج١٠، ص١٣.

پیارے بیٹے!

جلد بازی نہ کرنا...... جب مناسب وقت آئے گا سب کچھ تم پر کھول دیا جائے گا...... اورتم دیکھ لوگے...... چنانچہ، اِرشاد باری تعالیٰ ہے:

سَاُورِيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۳۷﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اب میں تمہیں اپنی نشانیاں دکھاؤں گا مجھ سے جلدی نہ کرو۔ (پ۱۷،الانبیاء:۳۷)

لہٰذا وقت سے پہلے ایسے سوالات مت پوچھو!...... اور یقین رکھو کہ (راہِ حق پر) چلتے رہنے سے آخرکار منزلِ مقصود تک پہنچ ہی جاؤ گے...... چنانچہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرماتا ہے:

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا ترجمۂ کنزُ الایمان: اور کیا انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا کہ دیکھتے۔ (پ۲۱،روم:۹)

اے نورِ نظر!

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عظمت وجلال کی قسم! اگر تم راہِ حق پر چلتے رہے تو ہر منزل پر عجائبات دیکھو گے......اور جان ودل کی بازی لگادو کیونکہ اس راہ کی اصل جان قربان کرنا ہی ہے ......حضرت سیِّدُنا ذوالنُّون مصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے اپنے ایک شاگرد سے اِرشاد فرمایا: ''اگر جان کی بازی لگانے کی ہمّت ہے تو (گروہِ صوفیا میں) آجاؤ......ورنہ صوفیا والی گمنامی وترکِ دنیا کے معاملے کی طرف مت آؤ۔

آٹھ اَہم مدنی پھول

اے جانِ عزیز!

میں تمہیں 8 باتوں کی نصیحت کرتا ہوں ان کو قبول کرلو کہیں ایسا نہ ہو کہ میدانِ حشر میں تمہارا علم تمہارا دشمن بن جائے......ان 8 باتوں میں سے 4 پر عمل کرنا اور 4 کو چھوڑ دینا۔

جن 4 باتوں سے دوری لازم ہے

{1}......پہلی نصیحت:

مناظرہ سے اِجتناب: جہاں تک ہو سکے کسی سے کسی مسئلہ میں مناظرہ (اور بحث و مباحثہ) نہ کرنا کیونکہ اس میں بہت ساری آفتیں و مصیبتیں ہیں......اس کا نقصان، فائدے سے زیادہ ہے......اس لئے کہ بحث ومباحثہ سے ریا، تکبّر، حسد، کینہ، بغض وعداوت، دشمنی اور فخر جیسی مذموم اور بُری عادات پیدا ہوتی ہیں۔

مناظرے کی اِجازت کب ہے؟

اگر تمہارا کسی شخص یا کسی قوم سے کسی مسئلہ میں اِختلاف ہو جائے......اور تمہارا اِرادہ حق کو ظاہر کرنا ہو......کہ خاموش رہنے کی وجہ سے کہیں حق ضائع نہ ہو جائے......تو اب مناظرے و گفتگو کی اِجازت ہے......مگر یاد رکھو کہ اِرادے اور نیّت کے درست ہونے کی دو علامات ہیں: (1)...... یہ فرق نہ کرنا کہ حق تمہاری زبان سے ظاہر ہوتا ہے یا کسی دوسرے کی۔ (2)......کثیر مجمع کے بجائے تنہائی میں اس مسئلے پر بحث کو بہتر سمجھنا۔ (اور اگر معاملہ اس کے برعکس ہو تو یقین کر لینا کہ شیطان لعین اس بظاہر نیک کام کی آڑ میں تمہیں کافی سارے خطرات و مشکلات میں پھنسانا چاہتا ہے)۔

قلبی اَمراض میں مبتلا مریض:

اب میں ایک بہت اَہم بات بتاتا ہوں اسے توجّہ کے ساتھ سنو!......مشکلات و مسائل کے بارے میں سُوال کرنا گویا طبیب کے سامنے دل کی بیماری بیان کرنا ہے......اور اس کا جواب دینا گویا دل کی بیماری کی اِصلاح کے لئے کوشش کرنا ہے......یاد رکھو کہ جاہل لوگ دل کے مریض ہیں اور علمائے کرام طبیب اور حکیم کی مانند ہیں......ناقص عالم صحیح علاج

نہیں کر سکتا اور کامل عالم بھی ہر مریض کا علاج نہیں کرتا...... بلکہ اسی مریض کا علاج کرتا ہے جس کے بارے میں امیدِ غالب ہو کہ وہ تجاویز وعلاج قبول کرے گا......اور اگر مریض کی بیماری پرانی اور دائمی ہو تو اس کا مرض علاج قبول نہیں کرتا......لہٰذا سمجھدار طبیب وہ ہے جو اس موقع پر کہہ دے کہ ''یہ مریض علاج قبول نہیں کرے گا''...... کیونکہ ایسے کو دوا دینے میں مشغول ہونا قیمتی عمر ضائع کرنے کے مترادف ہے۔

جاہل مریضوں کی 4 اَقسام:

جہالت میں مبتلا مریضوں کی 4 قسمیں ہیں:......جن میں سے ایک کا علاج ممکن ہے ......اور باقی 3 لاعلاج ہیں۔

(۱)...... پہلا مریض:

حسد کا شکار: ناقابلِ علاج مریضوں میں سے پہلا مریض وہ ہے جس کا سوال اور اِعتراض بغض وحسد کی غرض سے ہوتا ہے......تم جب بھی اسے بڑے اچھے طریقے اور نہایت ہی فصاحت و وضاحت سے جواب دو گے......تو تمہارے جواب سے اس کے بغض وعداوت اور حسد میں مزید اِضافہ ہی ہوتا جائے گا......لہٰذا بہتر یہی ہے کہ اس کا جواب نہ دو ......جیسا کہ کہا گیا ہے:

كُلُّ الْعَدَاوَةِ قَدْ تُرْجٰى اِزَالَتُهَا　　اِلَّا عَدَاوَةَ مَنْ عَادَاكَ عَنْ حَسَدٍ

ترجمہ: ہر عداوت کے خاتمے کی اُمید کی جاسکتی ہے۔مگر جس دشمنی کی بنیاد حسد پر ہو اس کا خاتمہ ممکن نہیں۔

پس ایسے مریض کو اس کے حال پر چھوڑ دو......ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ۬ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ؕ۝۲۹ (پ۲۷،النجم:۲۹)

ترجمۂ کنزُالایمان: تو تم اس سے منہ پھیر لو جو ہماری یاد سے پھرا اور اس نے نہ چاہی مگر دنیا کی زندگی۔

حاسد اپنے ہر قول اور فعل سے اپنے علم کی کھیتی کو جلاتا ہے۔ چنانچہ،

حضورِ نبیِٔ پاک، صاحبِ لَولاک، سیاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''اَلْحَسَدُ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَب یعنی: حسد نیکیوں کو یوں کھا جاتا ہے جیسے آگ خشک لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔'' (1)

(۲)......دوسرا مریض:

حماقت کا شکار: نا قابلِ علاج مریضوں میں سے دوسرا وہ ہے جس کی بیماری کا سبب حماقت ہو...... کیونکہ حماقت کا علاج بھی ممکن نہیں...... جیسا کہ حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلٰی نَبِیِّنَاوَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ارشادِ مبارک ہے: ''اِنِّیْ مَاعَجَزْتُ عَنْ اِحْیَاءِ الْمَوْتٰی وَقَدْ عَجَزْتُ مِنْ مُعَالَجَۃِ الْاَحْمَق یعنی: میں مردوں کو تو زندہ کر سکتا ہوں مگر اَحمق کا علاج نہیں کر سکتا۔'' ......اَحمق انسان کچھ عرصہ طلبِ علم میں مشغول ہوتا ہے اور چند شرعی اور عقلی علوم حاصل کر کے اپنی حماقت کے باعث اُن جیّد علمائے کرام پر سوالات و اِعتراضات کرنے لگتا ہے جنہوں نے اپنی عمرِ عزیز عُلُومِ شرعیّہ وعقلیّہ کی خدمت میں صرف کی ہوتی ہے۔

حقیقت سے ناآشنا یہ اَحمق گمان کرتا ہے کہ ''جو بات میں نہ سمجھ سکا ہر بڑا عالم اس کے سمجھنے سے قاصر ہے۔'' ......پس اس اَحمق کو جب اتنا بھی علم نہیں تو اس کا اِعتراض سراسر حماقت و نادانی پر ہی مشتمل ہوگا...... لہٰذا بہتر یہی ہے کہ ایسے شخص کے سوال کا جواب نہ دیا جائے۔

(۳)......تیسرا مریض:

کم عقلی کا شکار: تیسری قسم کا لاعلاج مریض وہ ہے جو حق کا مُتلاشی ہو...... بزرگوں کی

(1)......سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب الحسد، الحديث: ٤٢١٠، ج٤، ص٤٧٣.

جن باتوں کو سمجھ نہیں پاتا ان کو اپنی کوتاہ فہمی کا نتیجہ قرار دیتا ہے......اور اس کا سُوال سیکھنے کی غرض سے ہوتا ہے......لیکن کند ذہن اور کم عقل ہونے کے باعث حقیقت جاننے کی صلاحیت نہیں رکھتا......لہٰذا ایسے شخص کو بھی جواب نہ دینے ہی میں عافیت ہے......جیسا کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ اَفلاک صلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ہدایت نشان ہے: ''نَحْنُ مَعَاشِرَ الْاَنْبِیَاءِ اُمِرْنَا اَنْ نُکَلِّمَ النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِهِم یعنی: ہم گروہِ انبیاء (عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کو حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے ان کی عقلوں کے مطابق کلام کریں۔'' (1)

(۴)......چوتھا مریض:

نصیحت کا طلبگار: چوتھی قسم کے مریض کا علاج ممکن ہے...... یہ ایسا مریض ہے جو رُشد و ہدایت کا طلب گار ہو...... عقل منداور معاملہ فہم ہو......حسد اور غضب و غصّہ اس پر غالب نہ ہوں ......شہوت و نفس پرستی، جاہ وجلال اور مال و دولت کی محبت سے اس کا دل خالی ہو ......راہِ حق اور سیدھے راستے کا طالب ہو......اس کا سوال اور اِعتراض حسد، پریشان کرنے اور آزمائش کی وجہ سے نہ ہو......تو ایسے آدمی کا مرض (یعنی جہالت) قابل علاج ہے......جائز ہے کہ ایسے شخص کے سوال کا جواب دیا جائے...... بلکہ اس کا مسئلہ حل کرنا واجب ہے۔

وعظ و بیان کی حقیقت

{2}......دوسری نصیحت:

جن 4 باتوں سے دور رہنا ضروری ہے ان میں سے دوسری یہ ہے کہ (بے عملی کی صورت میں) وعظ و نصیحت کرنے سے اِجتناب کرنا...... کیونکہ اس میں بڑی آفتیں اور نقصان ہیں ......ہاں! جب اپنے کہے پر خود عمل کرنے لگو تو اس وقت لوگوں کو وعظ کر سکتے ہو (کیونکہ

......تفسیر السلمی، سورۃ النحل، تحت الآیۃ: ۱۲۵، ج ۱، ص ۳۷۷.

باعمل با اثر ہوتا ہے)......اور خوب غور کرو اس فرمانِ عالیشان میں جو حضرت سیّدُ نا عیسٰی عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے فرمایا گیا: ''یَاابْنَ مَرْیَمَ اِعِظْ نَفْسَكَ فَاِنِ اتَّعَظْتَ فَعِظِ النَّاسَ وَاِلَّا فَاسْتَحِيِیْ مِنْ رَّبِّكَ یعنی: اے ابن مریم! اپنے آپ کو نصیحت کرو۔ اگر تم نے نصیحت قبول کر لی تو پھر لوگوں کو نصیحت کرنا ورنہ اپنے رب سے حیا کرو۔'' (1)

وعظ و نصیحت میں دو باتوں سے پرہیز:

اگر تمہیں وعظ و بیان کرنا ہی پڑے تو دو باتوں سے اِجتناب کرنا:

{1}......پہلی بات: وعظ و بیان میں خوش کن عبارات......بے فائدہ اِشارات......غیر مستند واقعات......اور فضول شعر و شاعری کے ذریعے تَصَنُّع اور بناوٹ سے پرہیز کرنا...... کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تَصَنُّع اور بناوٹ سے کام لینے والوں کو ناپسند فرماتا ہے......اور کلام میں تکلُّف یا نُمود و نُمائش کا حد سے تجاوُز کرنا باطن کے خراب ہونے اور دل کی غفلت پر دلالت کرتا ہے......بیان کا مقصد (اپنی قابلیت کا اِظہار نہیں بلکہ) یہ ہے کہ سننے والا آخرت کی تکالیف و عذاب اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں ہونے والی کوتاہیاں یاد کرے......اپنی عمر کے بے کار کاموں میں ضائع ہونے پر اَفسوس کرے......اور پیش آنے والے دشوار گزار مراحل کے بارے میں غور و فکر کرے کہ (اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہ) اگر اِیمان پر خاتمہ نہ ہوا تو کیا بنے گا؟......مَلَکُ الموت (حضرت سیّدُ نا عزرائیل) عَلَیْهِ السَّلَام جب روح قبض فرمائیں گے تو حالت کیسی ہوگی؟......کیا مُنکَر نکیر کے سوالوں کے جوابات دینے کی طاقت و ہمّت ہے؟ ......کیا قیامت کے دن اور حشر کے میدان میں اپنی حالت کی بہتری کا اِہتمام کر لیا ہے؟ ......اور کیا پل صِراط کو آسانی سے پار کر لے گا یا ''هَاوِيَه'' (یعنی نارِ دوزخ) میں گر جائے گا؟

---

1 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، من مواعظ عیسی، الحدیث: ۳۰۰، ص ۹۳.

الغرض بیان سننے والے کے دل میں بیان کردہ معاملات کی یاد ہمیشہ آتی رہے...... اوراسے بے قرار کرتی رہے......تو ایسے جذبات کے جوش......اور ان مَصائب و آلام پر رونے کا نام ''بیان'' ہے......اورلوگوں کو ان معاملات کی طرف توجہ دلانا...... اور ان کی کوتاہیوں پرانہیں تنبیہ کرتے ہوئے ان کے عیبوں سے انہیں آگاہ کرنا......اس طرح ہو کہ اِجتماع میں بیٹھے لوگوں پر رِقَّت طاری ہو......اور (قبروحشر کے) یہ مصائب و آلام انہیں اَفسردہ وغمزدہ کردیں......تاکہ جہاں تک ہوسکے وہ (نیکیاں کرکے) گزری ہوئی عمر کی تلافی کریں......اورجواَیام اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں بسر کئے ان پر خوب حسرت وپشیمانی کا اِظہار کریں......اس طریقے پر جامع کلام کو''وعظ'' کہا جاتا ہے۔

مثلاً: اگر دریا میں طغیانی ہواورسیلاب کا رخ کسی کے گھر کی طرف ہو......اور اِتفاق سے وہ اپنے اَہل خانہ سمیت گھر میں موجود ہو......تو یقیناً تم یہی کہو گے: بچو! جلدی کرو! ......ان خطرناک لہروں سے بچنے کی کوشش کرو......اورکیا تیرا دل یہ چاہے گا کہ اس نازک و پرخطر موقع پر صاحب خانہ کو پُرتکلُّف عبارات...... تَصَنُّع و بناوٹ سے بھرپور نکات اور اِشاروں سے خبر دے؟ ......ظاہر ہے تُو ایسا کبھی نہیں چاہے گا...... (اور نہ ہی ایسی نادانی اور بے وقوفی کا مظاہرہ کرے گا) پس یہی حال واعِظ و مُبلِّغ کا ہے...... اسے بھی چاہئے کہ وہ پُرتکلُّف عبارات اور تَصَنُّع و بناوٹ سے پرہیز کرے۔

{2}......**دوسری بات:** وعظ و بیان کرنے میں ہرگز تمہاری نیت اور خواہش یہ نہ ہو کہ لوگوں میں واہ واہ کے نعرے بلند ہوں......ان پر وجد کی کیفیت طاری ہو...... وہ گریباں چاک کردیں......اور ہرطرف یہ شور ہو کہ کیسی زبردست محفل ہے...... کیونکہ ایسی خواہش دنیا کی طرف جھکاؤ اور ریاکاری کی علامت ہے...... جوحق سے غافل ہونے کی وجہ سے پیدا

ہوتی ہے...... بلکہ تمہارا عزم وارادہ یہ ہونا چاہئے کہ (تم اپنے وعظ و بیان کے ذریعے) لوگوں کو دنیا سے آخرت کی طرف راغب کر دو...... گناہوں سے نیکیوں کی طرف...... حرص و لالچ سے زہد (یعنی دنیا سے بے رغبتی) کی طرف...... بخل و کنجوسی سے سخاوت کی طرف...... دنیا کے دھوکے سے تقویٰ و پرہیز گاری کی طرف ...... (ریاکاری سے اِخلاص کی طرف...... تکبر سے عاجزی واِنکساری کی طرف...... اور غفلت سے بیداری کی طرف) مائل کرنے کی کوشش کرو...... ان کے دلوں میں آخرت کی محبت پیدا کر کے دنیا کو ان کی نظروں میں ہیچ (یعنی قابل نفرت) بنا دو ...... اور انہیں عبادت اور زہد کے علم سے مالا مال کر دو...... کیونکہ انسان کی طبیعت میں اس بات کا غلبہ ہے کہ وہ شریعت مطہَّرہ کی سیدھی راہ سے پھر کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی والے کاموں اور بیہودہ عادات واَطوار میں جلد مشغول ہو جاتا ہے۔

لہٰذا لوگوں کے دلوں میں خوفِ خدا اور تقویٰ و پرہیز گاری پیدا کرو...... اور انہیں (وقتِ نزع اور قبر و آخرت میں) پیش آنے والے خطرات ومشکلات سے ہر ممکن طریقے سے ڈرانے کی کوشش کرو...... شاید ایسا کرنے سے ان کے ظاہری و باطنی مُعاملات میں تبدیلی رُونُما ہو...... اور وہ (سچّی توبہ کر کے) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت واِطاعت میں شوق ورغبت اپنائیں ......اور معصیت ونافرمانی سے بیزاری اِختیار کریں کہ یہی وعظ و بیان کا طریقہ ہے۔

ہر وہ وعظ و بیان جس میں یہ خوبیاں نہ ہوں تو وہ واعِظ و مُبلّغ اور سننے والوں کے لئے وبال کا باعث ہے...... بلکہ یہاں تک منقول ہے کہ ایسا واعظ رنگ بدلنے والا جن اور شیطان ہے جو لوگوں کو سیدھی راہ سے دور کر کے انہیں ہلاکت و رسوائی اور تباہی و بربادی کے گڑھے میں پھینک دیتا ہے...... پس لوگوں پر لازم ہے کہ وہ ایسے واعظ سے دور بھاگیں کیونکہ دین کو جتنا نقصان ایسے واعظ پہنچاتے ہیں اتنا شیطان بھی نہیں پہنچاتا...... لہٰذا

جو قدرت و طاقت رکھتا ہو اس پر لازم ہے کہ وہ ایسے (فتنہ و فساد پھیلانے والے) واعظ کو مسلمانوں کے منبر سے نیچے اُتار دے اور اسے ایسا (وعظ و بیان) کرنے سے روک دے ...... کیونکہ ایسا کرنا بھی اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَہْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (یعنی نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے) میں داخل ہے۔

اُمرا سے میل جول کا نقصان

{3}...... تیسری نصیحت:

جن چار باتوں سے دور رہنا ہے ان میں سے تیسری یہ ہے کہ تم اُمرا و سلاطین سے میل جول رکھو نہ ان کو دیکھو...... کیونکہ ان کی طرف دیکھنا...... ان کے پاس بیٹھنا...... ان کی ہم نشینی اِختیار کرنا بہت بڑی آفت ہے...... اور اگر کبھی ان کے ساتھ مل بیٹھنے کا اتفاق ہو تو ہرگز ہرگز ان کی تعریف و توصیف نہ کرنا...... اس لئے کہ جب کسی ظالم اور فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سخت ناراض ہوتا ہے...... اور جو ظالموں اور فاسقوں کی درازئ عمر کی دعا کرتا ہے (نَعُوْذُ بِاللّٰہ) وہ چاہتا ہے کہ زمین پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی ہو۔

اُمرا کے تحفے یا شیطان کا وار؟

{4}...... چوتھی نصیحت:

ممانعت والی باتوں میں سے آخری یہ ہے کہ اُمرا (حاکموں اور سرداروں) سے کسی قسم کے تحائف و نذرانے قبول نہ کرنا...... اگرچہ تمہیں معلوم ہو کہ یہ حلال کی کمائی سے پیش کئے گئے ہیں...... اس لئے کہ ایسے لوگوں سے لالچ و طمع رکھنا دین میں بگاڑ پیدا کرتا ہے...... (اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ) ان کے لئے دل میں نرم گوشہ، ظلم میں تعاون اور طرفداری جیسے جذبات پیدا ہوتے ہیں...... اور یہ سب کچھ دین میں بگاڑ و فساد ہی تو ہے...... اس کا کم سے

کم نقصان یہ ہے کہ جب تم ان کے تحائف ونذرانے قبول کرو گے......اوران کے منصب سے فائدہ اُٹھاؤ گے تو لازماً ان سے محبت بھی کرنے لگو گے......اور آدمی جس سے محبت کرتا ہے اس کی درازیٔ عمر اور سلامتی و بقا بھی چاہنے لگتا ہے......اور ظالم کی سلامتی و بقا کو پسند کرنا درحقیقت مخلوقِ خدا پر ظلم اور دنیا کو برباد کرنے کا اِرادہ ہے......لہٰذا اس سے بڑھ کر دین اور آخرت کے لئے کون سی چیز نقصان دہ ہوسکتی ہے؟

خبردار! ہوشیار! شیطان لعین و مردود کے فریب میں مت آنا......اور نہ ہی ان لوگوں کے فریب میں آنا جو کہتے ہیں کہ **''ان (اُمرا) سے درہم و دینار لے کر فقرا و مساکین میں تقسیم کرنا بہتر ہے کیونکہ اُمرا اپنا مال نافرمانی اور گناہوں کے کاموں میں خرچ کرتے ہیں۔ لہٰذا اسی مال کو غریب و نادار مسلمانوں پر خرچ کرنا اس سے کہیں بہتر ہے۔''**......شیطان ملعون اس وار سے نہ جانے کتنے لوگوں کو تباہ و برباد کرچکا ہے......اس بحث کو مزید دیگر آفتوں کی تفصیل کے ساتھ ہم نے ''اِحیاءُ العُلُوم''میں ذکر کردیا ہے......تفصیل کے لیے وہاں سے دیکھ لو۔

جن 4 باتوں پر عمل کرنا ہے

اللّٰہ تعالٰی سے بندے کا معاملہ

{5}......پانچویں نصیحت:

تمہارا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے معاملہ اس طرح ہونا چاہئے جیسا کہ اگر تمہارا غلام تمہارے ساتھ ایسا معاملہ کرتا تو تم اس سے خوش ہوجاتے اور اس پر قلبی ناراضی اور غصّے کا اِظہار نہیں کرتے......اور ایسا معاملہ جو تمہارا غلام تمہارے لئے کرے اور تم اس پر راضی نہیں ہوتے تو پھر خود بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ایسا معاملہ کرنے پر راضی مت ہونا جو تمہارا مالکِ حقیقی ہے۔

بندوں سے معاملہ

{6}......چھٹی نصیحت:

لوگوں سے تمہارا سلوک ویسا ہونا چاہئے جیسا تم چاہتے ہو کہ وہ تمہارے ساتھ کریں ...... کیونکہ بندے کا اِیمان اس وقت کامل ہوتا ہے جب وہ تمام لوگوں کے لئے وہی کچھ پسند کرے جو اپنی ذات کے لئے پسند کرتا ہے۔

عِلم ومُطالعہ کی نوعیت

{7}......ساتویں نصیحت:

جب تم کوئی علم حاصل کرنے لگو یا مطالعہ کرنا چاہو تو بہتر ہے کہ تمہارا علم ومطالعہ ایسا ہو جو تزکیہ نفس اور دل کی اِصلاح کا باعث ہو...... جیسے اگر تمہیں پتہ چل جائے کہ تمہاری عمر کا صرف ایک ہفتہ باقی ہے......تو یقیناً تم ان اَیام کو فقہ ومُناظرہ، اُصول وکلام اور دیگر عُلُوم کے حُصول پر ہرگز صرف نہیں کروگے...... کیونکہ تم جانتے ہو کہ اب یہ عُلُوم تمہیں کافی نہ ہوں گے...... بلکہ تم اپنے دل کی نگہداشت ونگرانی میں مشغول ہو جاؤ گے...... نفس کی صفات پہچاننے اور دنیاوی تعلقات سے منہ موڑ کر اپنے نفس کو برے اَخلاق سے پاک کرنے کی کوشش کروگے......اور اچھے اخلاق اپناتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت ومحبت سے اپنا تعلق مضبوط کرنے کی کوشش کروگے......اور ہر دن اور رات (بلکہ ہر لمحہ) اس بات کا اِمکان موجود ہے کہ اس میں انسان کی موت واقع ہو جائے۔

نجات کا مدنی نسخہ

اے نورِ نظر!

اب میری ایک اور بات غور سے سنو...... اور اس میں غور وفکر کرو حتی کہ تمہیں اپنی

نجات کا راستہ مل جائے......سوچو! اگر تمہیں یہ معلوم ہو جائے کہ بادشاہِ وقت ایک ہفتہ کے بعد تم سے ملنے آ رہا ہے تو اس عرصہ میں تم ہر اس جگہ کی اِصلاح کرنے میں مشغول ہو جاؤ گے جہاں تمہارے خیال کے مطابق بادشاہ کی نظر پڑ سکتی ہے......مثلاً اپنے کپڑوں اور بدن کی دیکھ بھال اور زیب و زینت پر خصوصی توجّہ دو گے......اور گھر کی اِک اِک چیز کو صاف ستھرا اور آراستہ کرنے کی کوشش کرو گے۔

اب غور کرو کہ میں نے کس طرف اِشارہ کیا ہے......کیونکہ تم بڑے سمجھدار ہو اور عقل مند کے لئے اِشارہ کافی ہوتا ہے۔

دلوں اور نیتوں پر نظر:

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:

''اِنَّ اللّٰہَ لَایَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلَا اِلٰی اَعْمَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ یعنی: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری شکل و صورت اور تمہارے اَعمال کو نہیں بلکہ تمہارے دلوں اور تمہاری نیتوں کو دیکھتا ہے۔'' (1)

کتنا علم فرض ہے؟ (2)

اگر تم اَحوالِ قلب (یعنی دل کی حالتوں) کا علم حاصل کرنا چاہتے ہو تو ''احیاءُ العُلُوم''

---

1 ......صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب تحریم ظلم المسلم......الخ، الحدیث: ٢٥٦٤، ص١٣٨٧.

2 ......دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 504 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''غیبت کی تباہ کاریاں'' صفحہ 5 پر شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ تحریر فرماتے ہیں: سرکارِ دو عالم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رَسُولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ یعنی علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد پر فرض ہے۔'' (سنن ابن ماجہ ج١ ص١٤٦ حدیث ٢٢٤) یہاں اسکول کالج کی دنیوی تعلیم نہیں بلکہ ضروری دینی علم مُراد ہے۔ لہٰذا سب سے پہلے بنیادی عقائد کا سیکھنا فرض ہے، اس کے بعد نماز کے فرائض و شرائط و مفسدات، پھر......

اور ہماری دیگر تصانیف کا مطالعہ کرو...... کیونکہ یہ علم تو فرضِ عین ہے جبکہ دوسرے عُلُوم فرضِ کفایہ ہیں...... البتہ! اس قدر علم حاصل کرنا فرض ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے مقرر کردہ فرائض اوراَحکام کو کامل اوراچھے طریقے سے سرانجام دیا جاسکے...... اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں یہ علم حاصل کرنے کی توفیق رفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین)

حرص و طمع سے دوری

{8}......آٹھویں نصیحت:

اپنے پاس دنیا کا مال صرف اتنا جمع رکھنا جو تمہیں ایک سال کے اَخراجات وضرویات کے لیے کافی ہو...... جیسا کہ محبوبِ ربّ العزّت، قاسمِ نعمت، مالکِ جنّت صلَّی اللّٰہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی بعض اَزواجِ مطہَّرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کے لئے ایسا کرتے اور یہ دعا فرماتے: ''اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ قُوْتَ آلِ مُحَمَّدٍ کَفَافًا یعنی: اے اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ)! آلِ محمد (صلَّی اللّٰہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو بقدرِ کفایت روزی عطا فرما۔''[1] اور آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام اَزواجِ مطہَّرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کے لئے نہیں فرمایا کرتے تھے...... بلکہ یہ اہتمام

......رَمضانُ الْمبارَک کی تشریف آوری پر فرض ہونے کی صورت میں **روزوں** کے ضروری مسائل، جس پر زکوٰۃ فرض ہو اس کے لئے **زکوٰۃ** کے ضروری مسائل، اسی طرح **حج** فرض ہونے کی صورت میں حج کے، **نکاح** کرنا چاہے تو اس کے، **تاجر** کو خرید وفروخت کے، **نوکری** کرنے والے کو نوکری کے، نوکر رکھنے والے کو **اِجارے** کے، وَعلٰی ھٰذاالقیاس (یعنی اور اسی پر قیاس کرتے ہوئے) **ہر مسلمان عاقل بالغ مرد و عورت پر اس کی موجودہ حالت کے مطابق مسئلے سیکھنا فرضِ عین** ہے۔ اِسی طرح ہر ایک کے لئے مسائلِ حلال وحرام بھی سیکھنا فرض ہے۔ نیز **مسائلِ قلب** (باطنی مسائل) یعنی فرائضِ قَلْبِیہ (باطنی مسائل) **مَثَلاً** عاجزی واِخلاص اور **توکل** وغیرہا اور ان کو حاصل کرنے کا طریقہ اور **باطنی گناہ مثلاً تکبر**، **رِیاکاری**، **حسد** وغیرہا اور ان کا علاج سیکھنا ہر مسلمان اَہم فرائض سے ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے: فتاویٰ رضویہ، ج۲۳، ص۶۲۳، ۶۲۴)

[1] ......صحیح مسلم، کتاب الزھدو الرقائق، الحدیث: ۲۹۶۹، ص ۱۵۸۸.

ان کے لئے فرماتے جن کے دل میں کچھ ضعف ملاحظہ فرماتے......اور جو یقین کے اعلیٰ درجے پر فائز تھیں ان کے لئے ایک آدھ دن سے زیادہ کا اِنتظام کبھی نہ فرماتے۔

دعائے خاص

پیارے بیٹے!

میں نے اس رسالہ نما مکتوب میں تمہارے سوالوں کے جوابات لکھ دیئے ہیں...... اب تم ان پر عمل کرنا شروع کر دو اور مجھے اپنی نیک دعاؤں میں یاد رکھنا......اور تم نے دُعا کے متعلق مجھ سے پوچھا ہے......میں صحیح اَحادیثِ مبارکہ سے ماخوذ دعا تمہیں بتاتا ہوں...... یہ دُعا اپنے قیمتی اَوقات بالخصوص ہر نماز کے بعد مانگا کرو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنَ النِّعْمَةِ تَمَامَهَاوَمِنَ الْعِصْمَةِ دَوَامَهَاوَمِنَ الرَّحْمَةِ شُمُوْلَهَاوَمِنَ الْعَافِيَةِ حُصُوْلَهَاوَمِنَ الْعَيْشِ اَرْغَدَهٗ وَمِنَ الْعُمُرِ اَسْعَدَهٗ وَمِنَ الْاِحْسَانِ اَتَمَّهٗ وَمِنَ الْاَنْعَامِ اَعَمَّهٗ وَمِنَ الْفَضْلِ اَعْذَبَهٗ وَمِنَ اللُّطْفِ اَقْرَبَهٗ.اَللّٰھُمَّ كُنْ لَّنَاوَلَاتَكُنْ عَلَيْنَا.اَللّٰھُمَّ اخْتِمْ بِالسَّعَادَةِ آجَالَنَاوَحَقِّقْ بِالزِّيَادَةِ آمَالَنَاوَاقْرِنْ بِالْعَافِيَةِ غُدُوَّنَاوَآصَالَنَاوَاجْعَلْ اِلٰى رَحْمَتِكَ مَصِيْرَنَاوَمَآلَنَا وَاصْبُبْ سِجَالَ عَفْوِكَ عَلٰى ذُنُوْبِنَاوَمُنَّ عَلَيْنَابِاِصْلَاحِ عُيُوْبِنَاوَاجْعَلِ التَّقْوٰى زَادَنَاوَفِيْ دِيْنِكَ اِجْتِهَادَنَاوَعَلَيْكَ تَوَكُّلُنَاوَاِعْتِمَادُنَا.اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْنَاعَلٰى نَهْجِ الْاِسْتِقَامَةِ وَاَعِذْنَافِي الدُّنْيَامِنْ مُوْجِبَاتِ النَّدَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَخَفِّفْ عَنَّاثِقْلَ الْاَوْزَارِوَارْزُقْنَاعِيْشَةَ الْاَبْرَارِوَاكْفِنَاوَاصْرِفْ عَنَّا شَرَّالْاَشْرَارِوَاعْتِقْ رِقَابَنَاوَرِقَابَ آبَائِنَاوَاُمَّهَاتِنَاوَاَخَوَانِنَاوَاَخَوَاتِنَاوَمَشَايِخِنَامِنَ النَّارِبِرَحْمَتِكَ يَا عَزِيْزُ يَاغَفَّارُ يَاكَرِيْمُ يَاسَتَّارُ يَاحَلِيْمُ يَاجَبَّارُ يَااَللّٰهُ يَااَللّٰهُ يَااَللّٰهُ بِرَحْمَتِكَ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَ يَااَوَّلَ الْاَوَّلِيْنَ وَيَاآخِرَالْآخِرِيْنَ وَيَاذَاالْقُوَّةِ الْمَتِيْنَ وَيَارَاحِمَ الْمَسَاكِيْنَ وَيَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ.

یعنی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کامل نعمت......دائمی عصمت (یعنی ہمیشہ کی پاکدامنی)

......اور ایسی رحمت کا جو میرے تمام اُمور و معاملات کو شامل ہو......اور تجھ سے دائمی خیر و عافیت ...... خوشحال زندگی......سعادتوں سے بھرپور لمبی طویل عمر......کامل و مکمل احسان...... ہر حال میں اِنعام واِکرام ......فضل و کرم......اور ایسا لطف و عطا مانگتا ہوں جو مجھے تیری بارگاہ کے مزید قریب کر دے۔

۞......اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہماری مدد فرما...... ہر نقصان سے محفوظ و مامون فرما......ہمیں سعادت و عافیت کی موت عطا ہو...... ہماری اُمیدیں پوری فرما بلکہ اُمیدوں سے بڑھ کر عطا فرما...... ہماری صبح وشام کو عافیت سے ہم کنار فرما...... ہمارا اَنجام واِختتام اپنی رحمت کی جانب فرما......ہمارے گناہوں کی سیاہی پر اپنی مغفرت کی بارش برسا دے......ہمارے عیبوں کی اِصلاح فرما کر ہم پر احسان فرما......تقویٰ و پرہیز گاری ہمارا زادِ راہ بنا دے...... تیرے دین کی سربلندی کے لئے ہماری ہر کوشش قبول فرما......تجھی پر ہمارا بھروسا ہے......اور تو ہی ہمارا سہارا ہے۔

۞......اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں راہِ اِستقامت پر ثابت قدم رکھنا......روزِ حشر شرمندگی کا باعث بننے والے اَعمال سے بچا...... گناہوں کا بوجھ ہلکا فرما...... نیک لوگوں جیسی زندگی عطا فرما......اپنے سوا کسی کا محتاج نہ کرنا......بُرے لوگوں کے شر سے بچا۔

۞......اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں، ہمارے آباؤ اَجداد، ہماری ماؤں، بہنوں، بھائیوں اور ہمارے مشائخِ عُظَّام واَساتذۂ کرام کو جہنّم کی آگ سے محفوظ فرما......یَاعَزِیْزُ. یَاغَفَّار......یَاکَرِیْمُ. یَاسَتَّار ...... یَاعَلِیْمُ. یَاجَبَّار......یَااللّٰہُ ! یَااللّٰہُ ! یَااللّٰہُ !......بِرَحْمَتِكَ یَااَرْحَمَ الرّٰحِمِیْن۔

۞......اے ہر اوّل سے پہلے!......اے ہر آخر کے بعد موجود رہنے والے!......اے طاقت وقوت والے! ......اے مسکینوں پر عنایتیں کرنے والے!......اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم فرمانے والے! ......لَااِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْن۔

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ



مآخذ و مراجع

کتاب	مصنف/مؤلف	مطبوعہ
قرآن مجید	کلام باری تعالیٰ	مکتبة المدينة ١٤٣٠ھ
ترجمۂ قرآن کنزالایمان	اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان رحمة الله عليه متوفّٰی ١٣٤٠ھ	ضیاء القرآن پبلشرلاهور
تفسیرروح البیان	علامه اسماعیل حقی بروسوی رحمة الله عليه متوفّٰی١١٣٧ھ	کوئٹه پاکستان
الجامع لاحکام القران	ابوعبد الله محمدبن احمدانصاری قرطبی رحمة الله عليه متوفّٰی ٦٧١ھ	دارالفکربیروت ١٤٢٠ھ
تفسیرالسلمی	ابوعبد الرحمن محمد بن الحسين سلمى رحمة الله عليه متوفّٰی٤١٢ھ	دارالکتب العلمیه١٤٢١ھ
صحيح البخاری	امام محمد بن اسماعیل لبخاری رحمة الله عليه متوفّٰی٢٥٦ھ	دارالکتب العلمیه ١٤١٩ھ
صحيح مسلم	امام مسلم بن حجاج نیشاپوری رحمة الله عليه متوفّٰی ٢٦١ھ	دارابن حزم بیروت١٤١٩ھ
سنن الترمذی	امام محمد بن عیسٰی ترمذی رحمة الله عليه متوفّٰی٢٧٩ھ	دارالفکربیروت١٤١٤ھ
سنن ابن ماجه	امام محمد بن یزید قزوینی ابن ماجه رحمة الله عليه متوفّٰی٢٧٣ھ	دارالمعرفة ١٤٢٠ھ
المسند	امام احمد بن حنبل رحمة الله عليه متوفّٰی ٢٤١ھ	دارالفکربیروت١٤١٤ھ
الزهد	امام احمد بن حنبل رحمة الله عليه متوفّٰی ٢٤١ھ	دار الغد الجديد١٤٢٦ھ
حلية الاولياء	امام حافظ ابونعیم اصفهانی رحمة الله عليه متوفّٰی ٤٣٠ھ	دارالکتب العلمیه١٤١٨ھ
شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیهقی رحمة الله عليه متوفّٰی ٤٥٨ ھ	دارالکتب العلمیه١٤٢١ھ
فردوس الاخبار	حافظ شیرویه بن شهرداربن شیرویه دیلمی رحمة الله عليه متوفّٰی٥٠٩ھ	دارالفکربیروت١٤١٨ھ
دیوان الحماسه	ابی تمام حبیب بن اوس طائی متوفّٰی ٦٣١ھ	لاهورپاکستان



مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ202 کُتُب ورسائل مع عنقریب آنے والی13کُتُب ورسائل

{شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت}

اُردو کُتُب:

01......راہِ خدامیں خرچ کرنے کےفضائل(رَادُّ الْقَحطِ وَالْوَبَاء بِدَعْوَةِ الْجِيْرَانِ وَمُوَاسَاةِ الْفُقَرَاء) (کل صفحات:40)

02......کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات(كِفْلُ الْفَقِيْهِ الْفَاهِم فِيْ اَحْكَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاهِم) (کل صفحات:199)

03......فضائل دعا(اَحْسَنُ الْوِعَاء لِآدَابِ الدُّعَاء مَعَهُ ذَيْلُ الْمُدَّعَاء لِاَحْسَنِ الْوِعَاء) (کل صفحات:326)

04......عیدین میں گلے ملنا کیسا؟(وِشَاحُ الْجِيْدفِيْ تَحْلِيْلِ مُعَانَقَةِ الْعِيْد) (کل صفحات:55)

05......والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق(اَلْحُقُوق لِطَرْحِ الْعُقُوْق) (کل صفحات:125)

06......الملفوظ المعروف بہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت(مکمل چار حصے) (کل صفحات:561)

07......شریعت وطریقت(مَقَالُ الْعُرَفَاء بِاِعْزَازِ شَرْعٍ وَّعُلَمَاء) (کل صفحات:57)

08......ولایت کا آسان راستہ(تصورِ شیخ)(اَلْيَاقُوْتَةُ الْوَاسِطَة) (کل صفحات:60)

09......معاشی ترقی کا راز(حاشیہ وتشریح تدبیر فلاح ونجات واصلاح) (کل صفحات:41)

10......اعلیٰ حضرت سے سوال جواب(اِظْهَارُ الْحَقِّ الْجَلِي) (کل صفحات:100)

11......حقوق العباد کیسے معاف ہوں(اَعْجَبُ الْاِمْدَاد) (کل صفحات:47)

12......ثبوتِ ہلال کے طریقے(طُرُقُ اِثْبَاتِ هِلَال) (کل صفحات:63)

13......اولاد کے حقوق(مَشْعَلَةُ الْاِرْشَاد) (کل صفحات 31)

14......ایمان کی پہچان(حاشیہ تمہید ایمان) (کل صفحات:74)

15......اَلْوَظِيْفَةُ الْكَرِيْمَة(کل صفحات:46)

عربی کُتُب:

16، 17، 18، 19، 20......جَدُّ الْمُمْتَار عَلٰی رَدِّالْمُحْتَار(المجلد الاول والثانی والثالث والرابع والخامس) (کل صفحات:570، 672، 713، 650، 483)

21......اَلتَّعْلِيْقُ الرَّضَوِي عَلٰى صَحِيْحِ الْبُخَارِي (کل صفحات:458)

22......كِفلُ الْفَقِيهِ الْفَاهِم(کل صفحات:74) 23......اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِيْنَة(کل صفحات:62)
24......اَلزَّمْزَمَةُ الْقَمَرِيَّة(کل صفحات:93) 25......اَلْفَضْلُ الْمَوْهَبِى(کل صفحات:46)
26......تَمْهِيْدُ الْاِيْمَان(کل صفحات:77) 27......اَجْلَى الْاِعْلَام(کل صفحات:70)
28......اِقَامَةُ الْقِيَامَة(کل صفحات:60)

عنقریب آنے والی کُتُب

01......جَدُّ الْمُمْتَار عَلٰى رَدِّالْمُحْتَار(المجلدالسادس)
02......اولاد کے حقوق کی تفصیل(مَشْعَلَةُ الْاِرْشَاد)

{شعبہ تراجِم کُتُب}

01......اللہ والوں کی باتیں(حِلْيَةُالْاَوْلِيَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِيَاء)پہلی قسط:تذکرۂ خلفائے راشدین(کل صفحات:217)
02......مدنی آقا کے روشن فیصلے(اَلْبَاهِرفِىْ حُكْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ بِالْبَاطِنِ وَالظَّاهِر)(کل صفحات:112)
03......سایۂ عرش کس کس کو ملے گا...؟(تَمْهِيْدُ الْفَرْش فِى الْخِصَالِ الْمُوْجِبَةِ لِظِلِّ الْعَرْش)(کل صفحات:28)
04......نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں(قُرَّةُالْعُيُوْن وَمُفَرِّحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْن)(کل صفحات:142)
05......نصیحتوں کے مدنی پھول بوسیلۂ احادیثِ رسول(اَلْمَوَاعِظ فِى الْاَحَادِيْثِ الْقُدْسِيَّة)(کل صفحات:54)
06......جنت میں لے جانے والے اعمال(اَلْمَتْجَرُ الرَّابِح فِىْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِح)(کل صفحات:743)
07...... امامِ اعظم عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْاَكْرَم کی وصیتیں (وَصَايَااِمَامِ اَعْظَم عَلَيْهِ الرَّحْمَة) (کل صفحات:46)
08......جہنم میں لے جانے والے اعمال(جلداول)(اَلزَّوَاجِرعَنْ اِقْتِرَافِ الْكَبَائِر)(کل صفحات:853)
09......نیکی کی دعوت کے فضائل(اَلْاَمْرُبِالْمَعْرُوْف وَالنَّهْىُ عَنِ الْمُنْكَر)(کل صفحات:98)
10......فیضانِ مزاراتِ اولیاء(كَشْفُ النُّوْرعَنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْر)(کل صفحات:144)
11......دنیا سے بے رغبتی اور امیدوں کی کمی(اَلزُّهْدوَقَصْرُالْاَمَل)(کل صفحات:85)
12......راہِ علم(تَعْلِيْمُ الْمُتَعَلِّم طَرِيْقَ التَّعَلُّم)(کل صفحات:102)
13......عُيُوْنُ الْحِكَايَات(مترجم،حصہ اول)(کل صفحات:412)
14......عُيُوْنُ الْحِكَايَات(مترجم حصہ دوم)(کل صفحات:413)
15......احیاء العلوم کا خلاصہ(لُبَابُ الْاِحْيَاء)(کل صفحات:641)
16......حکایتیں اور نصیحتیں(اَلرَّوْضُ الْفَائِق)(کل صفحات:649)

17......اچھے برے عمل(رِسَالَۃُ الْمُذَاکَرَۃ)(کل صفحات:122)

18......شکر کے فضائل(اَلشُکْرُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ)(کل صفحات:122)

19......حسنِ اخلاق(مَکَا رِمُ الْاَخْلَا ق)(کل صفحات:102)

20......آنسوؤں کا دریا(بَحْرُ الدُّمُوْ ع)(کل صفحات:300)

21......آدابِ دین(اَلْاَدَبُ فِی الدِّیْن)(کل صفحات:63)

22......شاہراہ اولیا(مِنْھَا جُ الْعَارِفِیْن)(کل صفحات:36)

23......بیٹے کونصیحت(اَیُّھَا الْوَلَد)(کل صفحات:64)

24......اَلدَّعْوَۃ اِلَی الْفِکْر(کل صفحات:148)

عنقریب آنے والی کُتُب

01......اللہ والوں کی باتیں(حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء)(جلد1 مکمل)

02......جہنم میں لے جانے والے اَعمال(جلد2)

{شعبہ درسی کُتُب}

01......مراح الارواح مع حاشیۃضیاء الاصباح(کل صفحات:241)

02......الاربعین النوویۃ فی الأحادیث النبویۃ(کل صفحات:155)

03......اتقان الفراسۃ شرح دیوان الحماسہ(کل صفحات:325)

04......اصول الشاشی مع احسن الحواشی(کل صفحات:299)

05......نورالایضاح مع حاشیۃالنوروالضیاء(کل صفحات:392)

06......شرح العقائدمع حاشیۃجمع الفرائد(کل صفحات:384)

07......الفرح الکامل علی شرح مئۃ عامل(کل صفحات:158)

08......عنایۃ النحو فی شرح ھدایۃ النحو(کل صفحات:280)

09......صرف بھائی مع حاشیۃ صرف بنائی(کل صفحات:55)

10......دروس البلاغۃ مع شموس البراعۃ(کل صفحات:241)

11......مقدمۃالشیخ مع التحفۃالمرضیۃ(کل صفحات:119)

12......نزھۃ النظر شرح نخبۃ الفکر(کل صفحات:175)

13......نحو میرمع حاشیۃ نحو منیر(کل صفحات:203)

14......تلخيص اصول الشاشی(كل صفحات: 144)
15......نصاب النحو(كل صفحات: 288)
16......نصاب اصولِ حديث(كل صفحات: 95)
17......نصاب التجويد(كل صفحات: 79)
18......المحادثة العربية(كل صفحات: 101)
19......تعريفاتِ نحوية(كل صفحات: 45)
20......خاصيات ابواب(كل صفحات: 141)
21......شرح مئة عامل(كل صفحات: 44)
22......نصاب الصرف(كل صفحات: 343)
23......نصاب المنطق(كل صفحات: 168)

عنقریب آنے والی کُتُب

01......انوار الحديث(مع تخريج و تحقيق)
02......قصيده برده مع شرح خرپوتی
03......نصاب الادب

{شعبہ تخریج}

01......صحابہ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن کا عشقِ رسول (کل صفحات: 274)
02......بہارِ شریعت، جلد اوّل (حصہ اول تا ششم، کل صفحات: 1360)
03......بہارِ شریعت جلد دوم (حصہ 7 تا 13) (کل صفحات: 1304)
04......اُمہات المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ (کل صفحات: 59)
05......عجائب القرآن مع غرائب القرآن (کل صفحات: 422)
06......گلدستہ عقائد و اعمال (کل صفحات: 244)
07......بہارِ شریعت (سولہواں حصہ، کل صفحات 312)
08......تحقیقات (کل صفحات: 142)
09...... اچھے ماحول کی برکتیں (کل صفحات: 56)
10......جنتی زیور (کل صفحات: 679)
11......بہارِ شریعت حصہ ۱۵ (کل صفحات: 219)
12......علم القرآن (کل صفحات: 244)
13......بہارِ شریعت حصہ ۱۴ (کل صفحات: 243)
14......سوانح کربلا (کل صفحات: 192)
15......بہارِ شریعت حصہ ۱۳ (کل صفحات: 201)
16......اربعین حنفیہ (کل صفحات: 112)
17......بہارِ شریعت حصہ ۸ (کل صفحات: 206)
18......کتاب العقائد (کل صفحات: 64)
19......بہارِ شریعت حصہ ۷ (کل صفحات: 133)
20......منتخب حدیثیں (کل صفحات: 246)
21......بہارِ شریعت حصہ ۱۰ (کل صفحات: 169)
22......اسلامی زندگی (کل صفحات: 170)
23......بہارِ شریعت حصہ ۱۲ (کل صفحات: 222)
24......آئینۂ قیامت (کل صفحات: 108)

25......بہارِ شریعت حصہ ۹ (کل صفحات:218)
26 تا 32......فتاوی اہل سنت (سات حصے)
33......بہارِ شریعت حصہ ۱۱ (کل صفحات:280)
34......حق و باطل کا فرق (کل صفحات:50)
35......بہشت کی کنجیاں (کل صفحات:249)
36......جہنم کے خطرات (کل صفحات:207)
37......کراماتِ صحابہ (کل صفحات:346)
38......اخلاق الصالحین (کل صفحات:78)
39......سیرت مصطفیٰ (کل صفحات:875)
40......آئینۂ عبرت (کل صفحات:133)

عنقریب آنے والی کُتُب

01......بہارِ شریعت حصہ ۱۵، ۱۶

02......معمولات الابرار

03......جواہر الحدیث

{ شعبہ اِصلاحی کُتُب }

01......غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنہ کے حالات (کل صفحات:106)
02......تکبر (کل صفحات:97)
03......فرامین مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (کل صفحات:87)
04......بدگمانی (کل صفحات:57)
05......رہنمائے جدول برائے مدنی قافلہ (کل صفحات:255)
06......نور کا کھلونا (کل صفحات:32)
07......اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوششیں (کل صفحات:49)
08......فکرِ مدینہ (کل صفحات:164)
09......امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات:32)
10......ریاکاری (کل صفحات:170)
11......قومِ جِنّات اور امیر اہلسنّت (کل صفحات:262)
12......عشر کے احکام (کل صفحات:48)
13......توبہ کی روایات و حکایات (کل صفحات:124)
14......فیضانِ زکوٰۃ (کل صفحات:150)
15......احادیثِ مبارکہ کے انوار (کل صفحات:66)
16......تربیتِ اولاد (کل صفحات:187)
17......کامیاب طالب علم کون؟ (کل صفحات:63)
18......ٹی وی اور مُووی (کل صفحات:32)
19......طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات:30)
20......مفتی دعوتِ اسلامی (کل صفحات:96)
21......فیضانِ چہل احادیث (کل صفحات:120)
22......شرح شجرہ قادریہ (کل صفحات:215)
23......نماز میں لقمہ دینے کے مسائل (کل صفحات:39)
24......خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ (کل صفحات:160)
25......تعارفِ امیر اہلسنّت (کل صفحات:100)
26......انفرادی کوشش (کل صفحات:200)
27......آیاتِ قرآنی کے انوار (کل صفحات:62)
28......نصاب مدنی قافلہ (کل صفحات:196)

29......فیضانِ احیاء العلوم (کل صفحات:325) 30......ضیائے صدقات (کل صفحات:408)

31......جنت کی دو چابیاں (کل صفحات:152) 32......کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات:43)

33......تنگ دستی کے اسباب (کل صفحات:33)

{شعبہ امیر اہلسنت}

01......سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پیغام عطار کے نام (کل صفحات:49)

02......مقدس تحریرات کے ادب کے بارے میں سوال جواب (کل صفحات:48)

03......اصلاح کا راز (مدنی چینل کی بہاریں حصہ دوم) (کل صفحات:32)

04......25 کرسچین قیدیوں اور پادری کا قبولِ اسلام (کل صفحات:33)

05......دعوتِ اسلامی کی جیل خانہ جات میں خدمات (کل صفحات:24)

06......وضو کے بارے میں وسوسے اور ان کا علاج (کل صفحات:48)

07......تذکرۂ امیر اہلسنّت قسط سوم (سنّت نکاح) (کل صفحات:86)

08...... آداب مرشدِ کامل (مکمل پانچ حصے) (کل صفحات: 275)

09......بُلند آواز سے ذکر کرنے میں حکمت (کل صفحات:48) 10......قبر کھل گئی (کل صفحات:48)

11......پانی کے بارے میں اہم معلومات (کل صفحات:48) 12...... گونگا مبلغ (کل صفحات:55)

13......دعوتِ اسلامی کی مَدَنی بہاریں (کل صفحات:220) 14......گمشدہ دولہا (کل صفحات:33)

15......میں نے مدنی برقع کیوں پہنا؟ (کل صفحات:33) 16......جنوں کی دنیا (کل صفحات:32)

17...... تذکرۂ امیر اہلسنّت قسط (2) (کل صفحات:48) 18......غافل درزی (کل صفحات:36)

19......مخالفت محبت میں کیسے بدلی؟ (کل صفحات:33) 20......مردہ بول اٹھا (کل صفحات:32)

21......تذکرۂ امیر اہلسنّت قسط (1) (کل صفحات:49) 22......کفن کی سلامتی (کل صفحات:33)

23......تذکرۂ امیر اہلسنّت (قسط4) (کل صفحات:49) 24......کفن کی سلامتی (کل صفحات:33)

25......چل مدینہ کی سعادت مل گئی (کل صفحات:32) 26......بدنصیب دولہا (کل صفحات:32)

27......معذور بچی مبلغہ کیسے بنی؟ (کل صفحات:32) 28......بے قصور کی مدد (کل صفحات:32)

29......عطاری جن کا غسلِ میّت (کل صفحات:24) 30......ہیروئنچی کی توبہ (کل صفحات:32)

31......نومسلم کی دردبھری داستان (کل صفحات:32) 32......مدینے کا مسافر (کل صفحات:32)

33......خوفناک دانتوں والا بچہ (کل صفحات:32) 34......فلمی اداکار کی توبہ (کل صفحات:32)
35......ساس بہو میں صلح کا راز (کل صفحات:32) 36......قبرستان کی چڑیل (کل صفحات:24)
37......فیضانِ امیرِ اہلسنّت (کل صفحات:101) 38......حیرت انگیز حادثہ (کل صفحات:32)
39......ماڈرن نوجوان کی توبہ (کل صفحات:32) 40......کرسچین کا قبولِ اسلام (کل صفحات:32)
41......صلوٰۃ وسلام کی عاشقہ (کل صفحات:33) 42......کرسچین مسلمان ہوگیا (کل صفحات:32)
43......میوزکل شو کا متوالا (کل صفحات:32) 44......نورانی چہرے والے بزرگ (کل صفحات:32)
45......آنکھوں کا تارا (کل صفحات:32) 46......ولی سے نسبت کی برکت (کل صفحات:32)
47......بابرکت روٹی (کل صفحات:32) 48......اغوا شدہ بچوں کی واپسی (کل صفحات:32)
49......میں نیک کیسے بنا (کل صفحات:32) 50......شرابی، مؤذن کیسے بنا (کل صفحات:32)
51......بدکردار کی توبہ (کل صفحات:32) 52......خوش نصیبی کی کرنیں (کل صفحات:32)
53......ناکام عاشق (کل صفحات:32) 54......نادان عاشق (کل صفحات:32)

عنقریب آنے والے رسائل

01......V.C.D کی مدنی بہاریں (قسط3) (رکشہ ڈرائیور کیسے مسلمان ہوا؟)
02......اولیائے کرام کے بارے میں سوال جواب
03......دعوتِ اسلامی اصلاحِ امت کی تحریک



علم سیکھنے سے آتا ہے

فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:

''علم سیکھنے سے ہی آتا ہے اور فقہ غور وفکر سے حاصل ہوتی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا اِرادہ فرماتا ہے اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا فرماتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔'' (المعجم الکبیر، ج١٩، ص٥١١، الحدیث:٧٣١٢)

تخایج ایهاالولد

(۱)......تفسیرروح البیان،سورۃالبقرۃ،تحت الایۃ:۲۳۲،ج۱،ص۳۶۳۔

(۲)......شعب الایمان للبیہقی،باب فی نشرالعلم،الحدیث:۱۷۷۸،ج۲،ص۲۸۵۔

(۳)......صحیح البخاری،کتاب الایمان ،باب دعاؤکم ایمانکم،الحدیث:۸، ج۱، ص۱۴۔

(۴)......سنن الترمذی،کتاب صفۃ القیامۃ،باب(ت۹۰)،الحدیث:۲۴۶۷، ج۴، ص۲۰۸۔

(۵)......تفسیرروح البیان،سورۃالبقرۃ،تحت الایۃ:۲۴۶،ج۱،ص۳۸۳۔

(۶)......تفسیرروح البیان،سورۃالرعد،تحت الایۃ:۲۴۶،ج۴،ص۳۸۸

(۷)......سنن الترمذی،کتاب صفۃ القیامۃ،باب(ت۹۰)،الحدیث:۲۴۶۷،ج۴، ص۲۰۸۔

(۸)......صحیح البخاری،کتاب مناقب الانصار،باب مناقب سعد بن مُعاذ، الحدیث:۳۸۰۳،ج۲،ص۵۶۰۔

(۹)......حلیۃ الاولیاء،سلام بن ابی مطیع،الرقم:۸۳۰۱،ج۶،ص۲۰۳۔

(۱۰)......المسندللامام احمد بن حنبل،مسندابی سعیدالخدری،الحدیث:۱۱۲۹۵، ج۴،ص۶۹۔

(۱۱)......صحیح مسلم،کتاب فضائل الصحابۃ،باب من فضائل عبد اللّٰہ بن عمر، الحدیث:۲۴۷۹،ص۱۳۴۶۔

(۱۲)......شعب الایمان للبیہقی،باب فی تعدیدنعم اللّٰہ وشکرھا،فصل فی النوم وآدابہ، الحدیث:۴۷۴۶،ج۴،ص۱۸۳۔

(۱۳)......فردس الاخباربمأثورالخطاب،امّ سعد،الحدیث:۲۵۳۸،ج۲،ص۱۰۱۔

(۱۴)......الجامع لاحکام القران،سورۂ آل عمران،تحت الاية:۱۷،ج۳،ص۳۱۔

(۱۵)......دیوان الحماسه،باب النسیب،الجزء ۲،ص۲۳۲۔

(۱۶)......تفسیرروح البیان،سورۂ صٓ،تحت الاية:۲۹،ج۸،ص۲۵۔

(۱۷)......حلية الاولياء،احمد بن ابی الحواری،الرقم:۱۴۳۲۰،ج۱۰،ص۱۳۔

(۱۸)......سنن ابن ماجه،کتاب الزهد،باب الحسد،الحديث:۴۲۱۰،ج۴،ص۷۴۳۔

(۱۹)......تفسیرالسلمی،سورۂ النحل،تحت الاية:۱۲۵،ج۱،ص۳۷۷۔

(۲۰)......الزهدللامام احمدبن حنبل،من مواعظ عیسی،الحدیث:۳۰۰،ص۹۳۔

(۲۱)......صحیح مسلم،کتاب البر والصلة والآداب،باب تحریم ظلم المسلم......الخ، الحدیث:۲۵۶۴،ص۱۳۸۷۔

(۲۲)......صحیح مسلم،کتاب الزهدوالرقائق،الحدیث:۲۹۶۹،ص۱۵۸۸۔

(۲۳)......سنن الترمذی،کتاب العلم،باب ماجاء فی فضل الفقه،الحدیث:۲۶۹۴، ج۴، ص۳۱۴۔

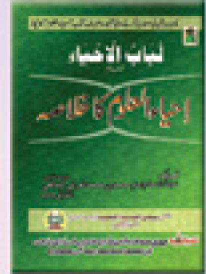
(۲۴)......سنن الترمذی،کتاب العلم،باب ماجاء فی فضل الفقه،الحدیث:۲۶۹۰،ج۴، ص۳۱۲۔

(۲۵)......صحیح مسلم،کتاب الذکروالدعاء،باب التعوذ من شر،الحدیث:۲۷۲۲،ص ۱۴۵۷۔









اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات کو **فیضانِ مدینہ** محلہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کڑھنے کا ذہن بنے گا، ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

اپنی اصلاح کے لیے **مَدَنی انعامات** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **مَدَنی قافلوں** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردارآباد: (فیصل آباد) امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد مسلم کمرشل بینک۔ فون: 244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا) ... بالمقابل جامع مسجد ... 048-6007128

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

فون: 4921389-93/4126999 فیکس: 4125858

Email:maktaba@dawateislami.net \ www.dawateislami.net

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)